FRI.9.Feb.2024
VOLUME:19 NO: 38
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
hindi.waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 9/فروری 2024
جلد 19 شمارہ 38
28/رجب المرجب 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

اتراکھنڈ: ہلدوانی میں مدرسہ اور مسجد منہدم، علاقے میں کشیدگی

شرپسندوں کو دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم

ہلدوانی: 8۔فروری (ایجنسیز) اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں پولیس اور مقامی باشندوں کے درمیان پرتشدد جھڑپیں ہوئیں، جب میونسپل حکام نے ایک مدرسے اور مسجد کو سرکاری زمین پر تجاوزات قرار دیتے ہوئے اسے منہدم کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق جھڑپوں کے دوران متعدد پولیس اہلکار، اور صحافی زخمی ہوئے ہیں اور پولیس کی گاڑیوں کو آگ لگادی گئی۔ ہلدوانی میونسپل اہلکاروں کی جانب سے بنبھول پورہ پولیس اسٹیشن کے قریب واقع مدرسے کو منہدم کرنے کے فوراً بعد جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ جوابی کارروائی میں مشتعل مقامی باشندوں نے میونسپل اہلکاروں اور پولیس پر پتھراؤ کیا جس کے نتیجے میں پرتشدد جھڑپیں ہوئیں۔ انہدام کے دوران میونسپل کمشنر پنکج اپادھیائے، سٹی مجسٹریٹ ریچا سنگھ، اور ایس ڈی ایم پریتوش ورما موقع پر موجود تھے۔ دریں اثنا، نانیتال ضلع مجسٹریٹ نے بنبھول پورہ میں کرفیو نافذ کر دیا ہے اور دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اتراکھنڈ کے وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے بھی سینئر حکام کی میٹنگ بلائی ہے اور علاقے میں اضافی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔ ہلدوانی میونسپل کارپوریشن پچھلے کچھ دنوں سے اس علاقے میں انسداد تجاوزات مہم چلا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں انتظامیہ نے مدرسہ اور ایک زیر زمین مسجد نما ڈھانچہ کو منہدم کرنے کا منصوبہ بنایا۔ طے شدہ کارروائی سے قبل مذہبی رہنماؤں اور مقامی کونسلروں نے میونسپل کمشنر پنکج اپادھیائے کے ساتھ اس معاملے پر بات چیت کی۔ یہاں تک کہ جب مقامی نمائندوں نے حکام کو مدرسہ کو منہدم کرنے سے روکنے کی کوشش کی تو ان مباحثوں کے دوران کشیدگی پیدا ہوگئی کیونکہ عہدیداروں نے مطالبہ ماننے سے انکار کردیا۔ حکام کے مطابق، تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ بنبھول پورہ میں ملک کا باغیچہ کے نام سے مشہور علاقے میں نازول زمین پر' نماز کی جگہ' غیر قانونی طور پر تعمیر کی جارہی تھی۔ میونسپل کارپوریشن کی طرف سے ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا، جس میں مدرسہ کے حکام کو یکم فروری تک جگہ خالی کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ مقامی باشندوں نے مدرسے کو منہدم کرنے پر تشویش کا اظہار کیا تھا۔ انہیں خدشہ تھا کہ اس طرح کے اقدامات سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی متاثر ہوسکتی ہے۔ واضح رہے کہ بی جے پی حکومت والی ریاستوں میں مدارس کو غیر قانونی تعمیرات کے نام پر منہدم کیا جارہا ہے۔ آسام میں کئی مدارس کو منہدم کردیا گیا۔

وقف قانون منسوخ کرنے کا بل پارلیمنٹ میں پیش کردیا گیا

نئی دہلی: 8/فروری (ایجنسیز) قارئین کو حیرت ہوگی کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (حکمران پارٹی) کے ایک رکن پارلیمنٹ نے' پارلیمنٹ میں ایک پرائیوٹ بل پیش کیا جو پارلیمنٹ نے مباحث کے لئے قبول کرلیا۔ بل کے مطابق ہندوستان میں دفاعی اداروں' ریلوے کے بعد سب سے زیادہ اراضی وقف بورڈ کے قبضہ میں ہے۔ بل کے مطابق اگر کوئی جائیداد درجِ رجسٹر وقف ہو تو دعویدار کو ثابت کرنا پڑے گا کہ یہ اراضی اس کی ملکیت ہے۔ وقف بورڈ پر کوئی بارِ ثبوت نہیں۔ یہ قانونی موقف غیر دستوری اور غیرقانونی ہے لہٰذا وقف ایکٹ 1995ء کو منسوخ کردینا چاہیے۔ علاوہ ازیں وراثت ٹیکس قانون بھی منظور ہوگا تا کہ ہر صاحبِ جائیداد کی موت کی صورت میں اس کے ورثاء پر تیس تا ساٹھ فیصد جائیداد کی مالیت پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ اگر موجودہ حکومت اپنے تیسرے دور میں داخل ہوتی ہے تو یونیفارم سیول کوڈ بھی لاگو ہوگا اور مسلمانوں کی حیثیت دوم درجہ کے شہریوں جیسی ہوجائے گی۔

سب شہادت کے ہیں آثار چنا جور گرم۔ جوش
خداوندا! یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیّاری

'او پی ایس' نافذ کرنے کے لیے سرکاری ملازمین نے مرکز کو دیا 6 ہفتہ کا الٹی میٹم، ہڑتال کرنے کی تیاری

نئی دہلی:8 /فروری (ایجنسیز) ملک میں اولڈ پنشن اسکیم (او پی ایس) کے نفاذ کے لیے طویل عرصے سے احتجاج کررہے سرکاری ملازمین کی یونینوں نے مرکزی حکومت کو اسے نافذ کرنے کے لیے 6 ہفتے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ ایسا نہ ہونے کی صورت میں ملک گیر سطح پر غیر معینہ مدت کے لیے ہڑتال کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ نیشنل جوائنٹ کونسل آف ایکشن (NJCA) نے کیا ہے۔ این جے سی اے کے مطابق اگر یہ ہڑتال ہوتی ہے تو ریلوے آپریشنز اور دفاعی شعبے کی صنعتوں سمیت تمام سرکاری محکموں میں کام کاج ٹھپ ہوجائے گا۔ اے آئی ڈی ای ایف جنرل سکریٹری سی شری کمار کا کہنا ہے کہ ''اگر لوک سبھا انتخابات سے پہلے 'اولڈ پنشن اسکیم' نافذ نہیں کی گئی تو بی جے پی کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ملک میں ملازمین، پنشنرز اور ان کے رشتہ داروں سمیت یہ تعداد 10 کروڑ سے تجاوز ہوتی ہے جو انتخابات میں فیصلہ کن رول ادا کرے گی۔'' سی شری کمار نے بتایا کہ ''ملک کی دو بڑی یونینوں ریلوے اور ڈیفنس (سول) نے غیر معینہ مدت کی ہڑتال پر رضامندی ظاہر کردی ہے۔

رفح شہر پر حملہ کیلئے فوج تیار رہے
اسرائیلی وزیر اعظم

تل ابیب: امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کے اسرائیلی حکام کو جنوبی غزہ کی پٹی کے شہر رفح پر حملے کے خلاف خبردار کرنے کے باوجود اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو نے اسرائیلی قوتوں کو اس شہر میں آپریشن کے لیے تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ امریکہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر رفح میں فوجی کارروائی کی گئی تو وہاں پر بڑے پیمانے پر شہریوں کی اموات ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں مزید کہا کہ غزہ میں جنگ سالوں تک نہیں بلکہ مہینوں میں ختم ہوجائے گی، غزہ میں ہماری جنگ کے اعلان کردہ اہداف تبدیل نہیں ہوئے غزہ میں قید اسرائیلیوں کی رہائی کے لیے فوجی دباؤ ضروری ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے نے مزید کہا کہ اسرائیلی افواج خان یونس میں لڑ رہی ہیں جو حماس کا اہم گڑھ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ میں حماس کے خلاف فیصلہ کن فتح کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، میں نے امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کو بتایا کہ ہم غزہ میں فتح حاصل کرنے کے قریب ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے امریکی وزیر سے کہا کہ حماس کو ختم کرنے کے بعد غزہ کو اسلحہ سے پاک علاقہ بنایا جائے گا۔ خیال رہے کہ رفح کے علاقے میں جنوبی اور شمالی غزہ سے بے گھر ہونے والے ڈیڑھ ملین سے زائد لوگ موجود ہیں۔

احتجاجی کسان بیریکیڈ توڑتے ہوئے دہلی میں داخل

نئی دہلی: 8/ فروری (ایجنسیز) اپنے مطالبات کے لیے احتجاج کرنے والے کسان پارلیمنٹ مارچ پر نکلے تھے لیکن دہلی میں داخل ہونے سے قبل ہی انھیں نوئیڈا سرحد پر روک دیا گیا تھا۔ پولیس نے مہامایا فلائی اوور پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ان کسانوں کو روکا تھا، لیکن مارچ میں موجود خاتون کسانوں نے پولیس کی رکاوٹوں کو توڑ دیا جس کے بعد کسانوں کا مارچ دہلی میں داخل ہوگیا۔ دہلی میں کسانوں نے ایکسپریس وے پر دھرنا و مظاہرہ شروع کیا، لیکن تقریباً 5 گھنٹے بعد وہ ایکسپریس وے سے ہٹ گئے۔ دراصل کسانوں کے مطالبات پر غور وخوض کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا گیا جس کے بعد مظاہرہ ختم ہوگیا ہے۔ کمیٹی کے عہدیداروں کی جانب سے کسانوں کے مطالبات 8 دن میں حل کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ کسان لیڈروں کا کہنا ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ سامنے آنے کے بعد کسان آگے کی حکمت عملی بنائیں گے۔ بھارتیہ کسان پریشد کے صدر سکھبیر خلیفہ نے کہا کہ ہم سڑک خالی کررہے ہیں اور جہاں ہمارا پہلے احتجاج چل رہا تھا، وہاں پہنچ رہے ہیں۔ ہم جھوٹی یقین دہانیوں کے ساتھ نہیں ہیں، اگر ہمارے مطالبات نہیں مانے گئے تو ہمارے لیے دہلی دور نہیں ہے۔ دریں اثنا کسانوں کے دہلی میں داخل ہونے سے زبردست ٹریفک جام ہوگیا، لوگوں کے لیے پیدل چلنا بھی دشوار ہوگیا۔ سڑکوں پر گاڑیوں کی طویل قطاریں نظر آئیں۔ کسانوں کے پارلیمنٹ مارچ کے پیشِ نظر نوئیڈا پولیس نے دہلی کے ساتھ اپنی تمام سرحدوں پر سیکورٹی بڑھا دی تھی۔ کسان دہلی کی سرحدوں پر ہی دھرنے پر بیٹھ گئے۔ کسان لیڈر راکیش ٹکیت بھی گریٹر نوئیڈا میں مظاہرین کے گروپ میں شامل ہو گئے جبکہ ان کی تنظیم بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے اراکین مقامی اتھارٹی کے دفتر کے باہر دھرنے پر بیٹھ گئے۔ نوئیڈا میں مظاہرین کی قیادت بھارتیہ کسان پریشد کررہی ہے، جس کے کارکنان دسمبر 2023 سے مقامی اتھارٹی کے دفتر کے باہر دھرنا دیے بیٹھے ہیں۔ نوئیڈا پولیس نے دہلی سے جڑی مختلف سرحدوں پر سختی بڑھا دی تھی، جس کی وجہ سے نوئیڈا- گریٹر نوئیڈا ایکسپریس وے اور ڈی این ڈی سمیت مختلف راستوں پر زبردست ٹریفک جام ہوگیا۔ نوئیڈا پولیس نے کسانوں کے احتجاج کو دیکھتے ہوئے دہلی، کسان چوک اور دیگر مقامات بیریکیڈ لگا دیا تھا، لیکن کسانوں نے انہیں توڑ دیا۔ نوئیڈا پولیس نے بتایا کہ مختلف مقامات پر بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کی گئی ہے۔

'پی ایم مودی کبھی ذات پر مبنی مردم شماری نہیں کرائیں گے
بھارت جوڑو نیائے یاترا میں راہل گاندھی کا عزم

بھوبنیشور: 8 / فروری (ایجنسیز) کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی کی قیادت میں جاری 'بھارت جوڑو نیائے یاترا' اڈیشہ میں ہے اور آج اس کا 26 واں دن رہا۔ جگہ جگہ رک کر راہل گاندھی عوام سے ملاقات کرتے رہے اور ان کے مسائل جاننے کی کوشش کی۔ اس دوران راہل گاندھی نے ایک جگہ جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری پی ایم مودی کبھی نہیں کرائیں گے، بلکہ یہ کام کانگریس انجام دے گی۔ ساتھ ہی انھوں نے اڈیشہ میں بی جے ڈی اور بی جے پی کی آپسی ملی بھگت کا ایشو بھی ترجیحی بنیاد پر اٹھایا۔ آج 'بھارت جوڑو نیائے یاترا' کی شروعات اڈیشہ کے جھارسوگوڑا گاندھی چوک سے ہوئی۔ دوپہر کو یاترا بیل پہاڑ سے ہو کر چھتیس گڑھ میں داخل ہوگئی۔ راستہ میں ہر جگہ راہل گاندھی کا استقبال کرنے کے لیے زبردست بھیڑ نظر آرہی تھی۔ دو دن کے آرام کے بعد اب یہ یاترا 11 فروری کو پھر سے شروع ہوگی۔ راہل گاندھی نے آج کی یاترا کے دوران ایک مقام پر عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''ملک میں آج زبردست سماجی ناانصافی ہورہی ہے۔ عوام جی ایس ٹی دیتی ہے اور فائدہ اڈانی جیسے لوگ اٹھاتے ہیں۔ ملک میں تقریباً 50 فیصد او بی سی، 15 فیصد دلت، 8 فیصد قبائلی ہیں، یہ آبادی مجموعی طور پر 73 فید ہے۔ لیکن ان طبقات کو کچھ نہیں دیا جارہا، تو ہندوستان آخر کیسے جڑ سکتا ہے۔'' ذات پر مبنی مردم شماری کا تذکرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ''جب میں نے ذات پر مبنی مردم شماری اور سماجی انصاف کی بات کی تو پی ایم مودی نے کہا کہ ملک میں صرف دو ذاتیں امیر اور غریب ہیں۔ اگر دو ذاتیں ہیں تو مودی کیا ہیں؟ مودی غریب تو ہیں نہیں۔ مودی کروڑوں روپے کا سوٹ پہنتے ہیں۔ دن میں کئی بار کپڑے بدلتے ہیں، پھر جھوٹ بولتے ہیں کہ او بی سی طبقہ سے ہوں۔ پی ایم مودی کی تنخواہ ماہانہ 1.60 لاکھ ہے اور وہ تین سوٹ ہر روز بدل رہے ہیں۔ ایک سوٹ 3-2 لاکھ روپے کی قیمت کا ہے۔ مودی مہینے میں دو سے تین کروڑ روپے کا سوٹ پہن رہے ہیں، اس کا پیسہ کہاں سے آرہا ہے۔''

یہ چینی خاتون سوشیل میڈیا سے
ہر ہفتہ 120 کروڑ روپے کماتی ہے، حیران کن رپورٹ

بیجنگ: دنیا بھر میں لاکھوں لوگ روزانہ آن لائن ویڈیوز بناتے ہیں اور انہیں یوٹیوب یا انسٹاگرام اور فیس بک جیسے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پوسٹ کرتے ہیں، اس امید میں کہ ان کے فالوورس بڑھیں گے اور واچ ٹائم میں اضافہ ہوگا تا کہ کچھ آمدنی ہوجائے۔ دنیا بھر میں مواد تخلیق کرنے والوں (کونٹینٹ کریٹرس) کے لئے اس طرح کے پلیٹ فارمز آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ ان میں سے مٹھی بھر بہت کامیاب ہوجاتے ہیں اور لاکھوں کماتے ہیں۔ سوشل میڈیا انفلوئنسرس کے اس منظر نامے میں ایک چینی خاتون کا نام چھایا ہوا ہے جو سوشیل میڈیا پر مختلف پروڈکٹس کا صرف 3 سیکنڈ ریویو دیتی ہے اور اس کے بدلے وہ ہر ہفتہ 120 کروڑ روپے کماتی ہے۔ اس خاتون کا نام Zheng Xiang Xiang ہے جس نے چینی سوشیل میڈیا ایپ Douyin پر تہلکہ مچا رکھا ہے۔ اس چینی سوشل میڈیا انفلوئنسر نے آن لائن پروڈکٹ کی تشہیر میں انقلاب برپا کردیا ہے اور بدلے میں زبردست دولت کمائی ہے۔ سوشیل میڈیا ایپ Douyin ٹک ٹاک کا چینی ورژن ہے۔ اس ایپ پر ژینگ کے 50 لاکھ سے زیادہ فالوورس ہیں۔ وہ اپنے اکاؤنٹ پر کسی پروڈکٹ کی تشہیر کے لیے ایک غیر روایتی اور تیز رفتار طریقہ کار اختیار کرتی ہے اور اس کا ریوو صرف 3 سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ اس کی کامیابی کا راز زیادہ تر سوشل میڈیا انفلوئنسرس کے برعکس ہے کیونکہ اکثر لوگ اپنی پروڈکٹس کی ہر تفصیل کی وضاحت دیتے ہوئے کافی لمبا ویڈیو بنادیتے ہیں تاہم ژینگ صرف تین سیکنڈ کے لئے ایک پروڈکٹ دکھاتی ہے۔ اپنی لائیو سٹریمز کے دوران ژینگ کی اسسٹنٹ اسے مختلف اشیاء پر مشتمل نارنجی رنگ کے ڈبے ایک ایک کر کے اس کے حوالے کرتی ہے۔ ملی سیکنڈ کے وقفہ میں وہ ہر ایک پروڈکٹ کو اٹھا لیتی ہے۔ مختصراً اسے کیمرے کے سامنے دکھاتی ہے، اس کی قیمت کا ذکر کرتی ہے اور فوری طور پر اسے ہٹا کر دوسرا پروڈکٹ لے لیتی ہے۔ یہ سب صرف تین سیکنڈ (فی پروڈکٹ) میں ہوتا ہے۔ ژینگ کی محض تین سیکنڈ میں اپنے فالوورس اور دیکھنے والوں کو مسحور کرنے کی صلاحیت نے اسے بے پناہ دولت فراہم کی ہے۔ وہ مبینہ طور پر ہر ہفتے ناقابل یقین 14 ملین ڈالر (تقریباً 120 کروڑ ہندوستانی روپے) کماتی ہے۔ اس کا تیز رفتار نقطہ نظر اثر انگیز مارکیٹنگ کے روایتی اصولوں کی نفی کرتا ہے اور اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ آن لائن کامرس کا منظر نامہ وقت کے ساتھ کس طرح تیار ہورہا ہے۔ اس کی انوکھی تکنیک انتہائی کارآمد ثابت ہوئی ہے جس کے نتیجے میں ان چیزوں کی فروخت آسمان کو چھوتی ہے جنہیں وہ بہت کم نمائش کے باوجود فروغ دیتی ہے۔

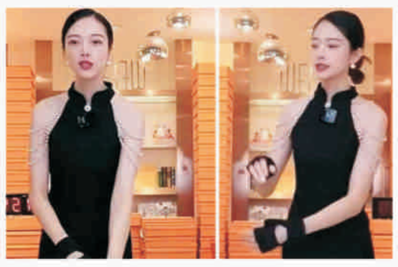

مسلمان اوبی سی کے لیے شبیر انصاری کی خدمت کو بھلایا نہیں جاسکتا ہے
سوانح حیات کے اجراء کے موقع پر چھگن بھجبل اور مقررین کا اظہار کیا گیا

ممبئی 8،فروری (ایجنسیز) آج یہاں جنوبی ممبئی میں مہاراشٹر کے وزیر چھگن بھجبل نے کہا کہ ریزرویشن اوبی سی پسماندہ طبقات کا دستوری حق ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اوبی سی تحریک اور ذات کی بنیاد پر مردم شماری اور منڈل کمیشن کی تفصیل پیش کی۔ بھجبل نے واضح طور پر کہا کہ ریزرویشن سماج کے ان لوگوں کے لیے مانگا جارہا ہے جو ہزاروں سال سے اعلیٰ ذات کے ذریعے کچلے اور دبائے جارہے ہیں۔ یہ محض غریبی ہٹاؤ آندولن نہیں ہے، بلکہ مساوات دلانے کی جدوجہد ہے۔ تا کہ دلت اور پچھڑوں کے ان کے حقوق دلائے جاسکیں۔ اوبی سی تحریک کے روح رواں شبیر انصاری کی آپ بیتی منڈل نامہ ※ نامی کتاب کا اجراء کی تقریب کے موقع پر ممبئی میں مہیلا وکاس منڈل میں خیالات بھجبل نے پیش کیے، کتاب کا اجراء ریاستی وزیر چھگن بھجبل اور منگیکر کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ جبکہ پدم شری ڈاکٹر ظہیر قاضی، ایم ایل سی کپیل پاٹل، ڈاکٹر محمد علی پاٹنکر ہوں گے۔ صدر جلسہ چھگن بھجبل نے کہا کہ ریزرویشن ان کے لیے مانگا جاتا ہے، جو نابرابری کا شکار رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سیاست داں ووٹ کے بھکاری ہیں۔ اور مفاد کے لیے سب کچھ کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کا حق دستور ہند نے دیا ہے۔ اس کی بیداری کی لڑائی ڈیڑھ سو دو سو سال پہلے مہاتما جیوتی با پھلے نے شروع کی اور ان کے حق میں آواز اٹھائی۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ مراٹھا ریزرویشن کے خلاف نہیں ہیں بلکہ اوبی سی اور پسماندہ کا حق چھیننے کے خلاف ہیں جبکہ سپریم کورٹ نے بھی کہا ہے کہ مراٹھا ریزرویشن ممکن نہیں ہیں۔ کیونکہ شوگر ملز سے لیکر امداد باہمی بینک اور دیگر صنعتی اداروں میں۔ مراٹھاؤں کا قبضہ ہے۔ وہ خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے شبیر انصاری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی ایک جنگ اس کتاب کی شکل میں کامیابی سے ختم ہوچکی ہے، مگر مستقبل میں نئی کتاب لکھیں گے "منڈل کیس بچائیں"۔ اس سے قبل صاحب کتاب شبیر انصاری نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور 1980 کے عشرے میں اوبی سی تحریک شروع کرنے کے تعلق سے تفصیل پیش کی۔ شبیر احمد انصاری نے کہا کہ ریزرویشن کے مسائل کے حل کے لیے کئی جی آر نکلوائے اور فلم اداکار دلیپ کمار کو بھی دباؤ بنانے کے لیے تحریک میں شامل کیا، جس کا مثبت اثر بھی ہوا۔ 'منڈل نامہ' کی خود نوشت میں انہوں نے بچپن سے لے کر اب تک کا اپنی زندگی کا سفر پیش کیا ہے۔ اور کہا کہ گاؤں گاؤں اور دیہات دیہات میں بیداری پیدا کرنے کے نتیجے میں انہیں لاٹھی اور پتھر کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ شبیر انصاری نے کہا کہ مشہور اداکار دلیپ کمار نے قدم قدم پر ساتھ دیا اور تحریک کا حصہ بن گئے۔ مسلمان اوبی سی کے لیے مسلسل جدوجہد کرنے والے شبیر انصاری نے کہا کہ ان کی اوبی سی ریزرویشن کے لیے خدمت کا اعتراف کرنا سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ایک نئی منصوبہ بندی اور جوش سے آگے بڑھتے ہیں۔ انہوں نے تحریک کے ابتدائی دور کے ساتھیوں مدیر ہندوستان سرفراز آرزو، نوجوان کپل پاٹل اور دیگر کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ سرفراز آرزو نے اپنے دفتر کا استعمال کرنے کی پیشکش کی ہے۔ جبکہ نوجوان کپل پاٹل نے ہر قدم پر ساتھ دیا۔ اپنی تحریک کے بارے بتاتے ہوئے شبیر انصاری آبدیدہ ہوگئے اور انتہائی جذباتی انداز میں کہا کہ میں نے طے کرلیا تھا کہ ریزرویشن کی اہمیت کو مخالفین کے سامنے ثابت کر کے دکھاؤنگا اور آج ان لوگوں کو بھی احساس ہے۔

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
09 Feb 2024

لوک سبھا الیکشن: انتخابات عوام کے لیے ہوں نہ کہ کسی مذہب کے لیے

سید خرم رضا

رام مندر کی پران پرتشٹھا ہوگئی، نتیش کمار کی گھر واپسی ہوگئی، چنڈی گڑھ کے میئر کا انتخاب اپنی مرضی سے ہوگیا اور جھارکنڈ کے وزیر اعلی ہیمنت سورین کا استعفی بھی ہوگیا۔ یعنی این ڈی اے کی جانب سے لوک سبھا انتخابات کے لیے بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ دوسری جانب بھی ایسا نہیں ہے کے لوک سبھا انتخابات کی تیاری نہیں ہورہی۔ راہل گاندھی کی 'بھارت جوڑو نیائے یاترا' جاری ہے۔ اتر پردیش میں اکھیلیش یادو نے کچھ نشستوں کے لیے نہ صرف اپنے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے بلکہ موٹا موٹی یہ بھی طے کر دیا ہے کہ اتحاد میں کون سی پارٹی کتنی نشستوں پر انتخابات لڑے گی۔ اب چونکہ این ڈی اے برسر اقتدار جماعت ہے اس وجہ سے اس کے لیے کچھ چیزیں کرنا مشکل نہیں ہے، کیونکہ جس کو کہہ دیا کہ وہاں بیٹھ جاؤ یا ایسے کرلو تو اس کے پاس ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ دراصل اقتدار میں ہونے کی وجہ سے خود اپنی پارٹی کے علاوہ دوسری پارٹیوں سے آنے والوں کی لمبی قطار لگی ہے۔ انڈیا اتحاد کیونکہ حزب اختلاف کی پارٹیوں کا اتحاد ہے اس لیے ان کے سامنے آگے چلنے کے لیے بہت سی مجبوریاں ہیں۔ پہلے تو دوسرے اتحاد میں شامل ہونے کے راستے کھلے ہوئے ہیں، اور ان کے رائے دہندان اور علاقے بہت محدود ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مین اسٹریم میڈیا اور عوام کی جانب سے حزب اختلاف سے تو سوال کیے جارہے ہیں لیکن برسر اقتدار اتحاد کی ہر بات پر لبیک کہا جارہا ہے۔ نظریات کی لڑائی کی بات ان کے لیے پرانی ہوگئی ہے۔

این ڈی اے کی مرکزی پارٹی بی جے پی جو کچھ کررہی ہے ویسا کرنا اس کی انتخابی جیت کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے۔ بی جے پی اتحاد میں صرف اور صرف انتخابی جیت دیکھ رہی ہے اور اس کے لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتی ہے۔ ہندی اکثریتی پٹی یعنی دہلی، ہریانہ، راجستھان، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، اتر پردیش، بہار، اترا کھنڈ وغیرہ پوری طرح مذہبی رنگ میں رنگ گئی ہے۔ اکثریتی طبقے کے لیے وزیر اعظم ان کے عظیم رہنما کی شکل میں سامنے آئے ہیں اور ان کا ماننا ہے کہ ان کا رہنما غلطی کر ہی نہیں سکتا، وہ جو بھی کرتے ہیں وہ اچھا ہی کرتے ہیں۔ اسی پٹی میں رہنے والا اقلیتی طبقہ وزیر اعظم کو اپنا شدید مخالف مانتا ہے اور ان کی نظر میں وزیر اعظم ایک خاص طبقہ کے رہنما بن کر رہ گئے ہیں اور ان کے ہر قدم کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہیں۔ ویسے تو یہ ہندی پٹی پہلے سے ہی اقلیت دشمنی یا نفرت میں ایک خاص طبقہ کی ہوگئی تھی، لیکن پران پرتشٹھا کی تقریب کے بعد سے اس طبقہ پر مذہبی جنون حاوی ہوگیا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے رہنما اور عوام دونوں کی زبان میں جارحیت نظر آنے لگی ہے۔ اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اس ماحول کے باوجود نتیش کو اپنے پالے میں لانا اور چنڈی گڑھ میں اپنا میئر بنوانا کیا ضروری تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو این ڈی اے اتحاد اپنی نشستیں پہلے کے مقابلہ زیادہ بڑھانا چاہتا ہے یا پھر اس کو رپورٹ صحیح نہیں مل رہی۔ عام طور پر انتخابات کے وقت عوام کے مزے آجاتے ہیں کیونکہ نہ صرف ان سے بڑے بڑے وعدے کیے جاتے ہیں بلکہ ان کے حق میں کچھ اعلانات بھی ہوتے ہیں۔ ابھی تک ان انتخابات سے قبل ایسا کچھ محسوس نہیں ہورہا اور شاید اس کی وجہ عوام کو مذہبی نشہ دینے اور حزب اختلاف کو کمزور کرنے پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ اس سب کا اثر عوام کی ترقی اور فلاح بہبود پر پڑے گا اور عوام پھر کہیں کھو جائیں گے۔

حزب اختلاف کے رائے دہندگان اور علاقے محدود ہیں اور ان کو اب یہ دیکھنا ہے کہ مذہبی جنون کی اس آگ سے بچتے ہوئے کیسے اپنے رائے دہندگان اور علاقہ میں اضافہ کیا جائے۔ این ڈی اے اتحاد نے خود کو اکثریتی طبقہ کا مسیحا بنا کر جس طرح پیش کیا ہے، اس نے اقلیتی طبقہ کو حزب اختلاف کی جانب دھکیل دیا۔ یعنی اقلیتی طبقہ کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچا کہ وہ حزب اختلاف کے گلے کا ہار بن جائے۔ مذہبی بنیاد پر کسی ایک اتحاد کے ساتھ جانا یا اس کا مخالف ہونا ملک کی ترقی اور خوشحالی کی مخالفت کا ضامن ہے اور اس کا سیدھا اثر عوام کے بہبود پر پڑتا ہے۔ بس یہ دیکھنا ہے کہ آنے والے انتخابات عوام کے لیے ہوں، یہ انتخابات کسی مذہب کے لیے ہو کر نہ رہ جائیں۔

شرک - ناقابل معافی ظلم

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ

روئے زمین پر انسانوں کے ذریعہ کیا جانے والا سب سے بڑا گناہ اللہ کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا ہے، اللہ رب العزت نے اسے "ظلم عظیم" (سورۃ لقمان: ۱۳) قرار دیا ہے۔ اس نے قرآن کریم میں یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ وہ شرک کو معاف نہیں کریں گے، البتہ اللہ اگر دوسرے گناہ معاف کرنا چاہیں تو وہ بخش دیں گے۔ (النساء: ۴۸) قرآن کریم میں اس گناہ کبیرہ اور ظلم عظیم کی سزا اللہ نے بیان کی کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا، اس پر اللہ رب العزت جنت کو حرام کر دیں گے، اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا، اور اس ظلم کرنے والے کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ (المائدہ: ۷۲)

حدیث میں بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کو اکبر الکبائر کہا ہے فرمایا کہ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، ان میں سے ایک اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے، بعض روایتوں میں کبیرہ گناہوں کی تعداد نو (۹) بتائی گئی ہے، ان میں سے ایک شرک ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دیں کہ صرف ایمان والا ہی جنت میں جائے گا، یعنی کافر و مشرک جنت میں نہیں جائے گا۔ اسی وجہ سے حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو خصوصی طور سے اس بات کی نصیحت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا، کیوں کہ یہ ظلم عظیم ہے۔

ہمیں یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ رب العزت نے شرک کو ناقابل معافی جرم کیوں قرار دیا، اس لیے کہ ساری کائنات اور تمام مخلوقات کو اللہ نے بنایا، تخلیق کے اس عمل میں اللہ کا کوئی ساجھی نہیں ہے، اللہ روئے زمین کی تمام مخلوقات کو رزق فراہم کرتا ہے، حقیقی معنوں میں کوئی دوسرا رزاق ہو ہی نہیں سکتا، اللہ ہی بندوں کو عزت اور ذلت دیتا ہے کوئی دوسرا یہ کام نہیں کر سکتا، حیات وموت سب اللہ کے ہاتھ ہے وہ محی و ممیت ہے، کسی دوسرے کی کیا مجال کہ وہ اس میں دخل اندازی کرے، اللہ ہی کی ذات ہے کہ وہ لڑکا دیتا ہے، لڑکی دیتا ہے، کسی کو دونوں دیدیتا ہے، اور کسی کو اس نعمت سے محروم کر دیتا ہے، دوسرا کوئی ہے جو اولاد کی دولت سے مالا مال کر دے، وہ اول وآخر ہے، جب کچھ نہیں تھا تو اللہ تھا، اور جب ساری دنیا فنا کے گھاٹ اتر جائے گی تب بھی وہ حی القائم رہے گا، اس لیے اس کا کوئی شریک ہو ہی نہیں سکتا، اس بات کو آپ اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ مریض کو جب خون کی ضرورت ہوتی ہے تو کسی نہ کسی طرح اس کا بلڈ گروپ ملایا جاتا ہے، چاہے خون دینے والے کا گروپ اس سے مل جائے یا کیمیکل دے کر اسے بدلا جائے، اگر بغیر بلڈ گروپ ملائے مریض کے جسم میں خون داخل کر دیا جائے تو مریض کے دنیا چھوڑ دینے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اسی طرح گردے وغیرہ کی منتقلی دوسرے کے جسم میں کرنی ہوتو ٹشوز ملائے جاتے ہیں، خلیات دیکھے جاتے ہیں، ٹشوز اور خلیات نہ ملیں تو اس شخص کا گردہ منتقل نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح جب آپریشن ہوتا ہے تو زخم بھرنے کے لیے الگ سے چمڑے کی ضرورت ہوتی ہے تو مریض کے جسم سے کاٹ کر دوسرا چمڑہ لگایا جاتا ہے، اگر مریض کا باپ یا کوئی تیماردار یہ کہے کہ ایک زخم تو میرے بچے کو ہے ہی، دوسرا مت کیجئے، میرا چمڑہ لے کر اسے لگا دیجئے، ڈاکٹر کے پاس اس مشورہ کا علاج، دماغ کے علاج کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے، جب ہمارا جسم دوسرے کے چمڑے کو قبول کرنے کو تیار نہیں، حالاں کہ دونوں کا ڈی این اے ایک ہی ہے، بغیر گروپ اور خلیات کے ملے نہ خون چڑھایا جاسکتا ہے اور نہ گردے اور دیگر اعضاء کی پیوند کاری ہوسکتی ہے، وجہ صرف یہ ہے کہ گروپ نہیں مل رہا ہے، اللہ رب العزت نے واضح کر دیا ہے کہ ہمارے گروپ سے کسی کا گروپ نہیں ملتا ہے، اس لیے کہ ہم بے نیاز ہیں، ہمیں کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ دوسرا گروپ فقراء اور محتاجوں کا ہے، بڑا سے بڑا آدمی مالی اعتبار سے یا بڑا آدمی جاہ ومنصب کے اعتبار سے کیوں نہ ہو، وہ سب کے سب حاجت مند ہیں، ایسے میں جو حاجت مند ضرورت مند ہے، وہ بے نیاز ذات کے ساتھ کس طرح مل سکتا ہے۔ اب اگر کسی نے ملا دیا تو اس نے اتنا بڑا ظلم اپنے اوپر کر لیا کہ اس کی تلافی ممکن نہیں اور جس طرح بغیر گروپ ملائے خون کی منتقلی اور اعضاء کی پیوند کاری موت کا سبب ہوتی ہے اسی طرح بندہ محتاج کو اللہ غنی کے ساتھ شریک ٹھہرانے سے ایمان کی موت ہوجاتی ہے، اب ایسا شخص یا تو کافر ہوگا یا مشرک ہوگا یا مرتد، تینوں حالتوں میں اللہ بخشش کا سامان نہیں کرے گا، وہ جنت سے محروم ہوگا اور جہنم اس کا مقدر قرار پائے گی۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ کہہ دیجئے اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو اس طرح نہیں پیدا کیا، جیسے مائیں جنتی ہیں اور نہ اس کو کسی نے پیدا کیا ولم یکن لہ کفوا احد۔ اس کا ہمسر یعنی اس کی کیٹگری کا کوئی نہیں ہے۔

شرک کی قباحت کو اس سے بھی آسان طور پر سمجھنا چاہیں تو اس طرح سمجھئے کہ شوہر کے نزدیک بیویاں عام طور پر اس کی پسندیدہ ہوتی ہیں، اس کی کمی کوتاہی اور غلطیوں کو معاف کرنا یا بیوی پر شوہر کے ذریعہ کوئی ظلم ہو تو ہر دو کے لیے یہ ممکن ہے کہ اس کی معافی تلافی ہوتی رہے اور ہوتی بھی ہے، ہر دن اختلافات ہوتے ہیں اور اگلے دن کا سورج رات کی تاریکی کو ہی دور نہیں کرتا، میاں بیوی کے دلوں کی کدورت، کینہ اور غصہ کو بھی ختم کر دیتا ہے، تبھی پوری زندگی گذرتی ہے، لیکن اگر کسی شوہر کے بارے میں بیوی کو اور بیوی کے بارے میں شوہر کو معلوم ہوجائے کہ اس کی زندگی میں کوئی دوسرا مرد یا کوئی دوسری عورت بھی ہے تو یہ شرکت مرد وعورت دونوں کے لیے ناقابل برداشت ہوتی ہے اور رشتہ اس حالت میں عام طور سے آخری سانس لے لیتا ہے، مرد کی اس معاملہ میں حساسیت اپنی جگہ، ہندوستان کے خاص ماحول میں تو عورت دوسری، تیسری، چوتھی نکاحی عورت کو بھی قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتی اور گھر پانی پت کا میدان اور جنگ کا اکھاڑہ بن جاتا ہے، جب انسان جو محتاج ہی محتاج ہے، اپنے میاں بیوی کے رشتے کے درمیان کسی تیسرے کو قبول کرنے کو تیار نہیں تو بھلا جو اللہ انتہائی غیرت مند اور غیور ہے، بندے کی غیرت سے اس کی غیرت کا موازنہ اور مقابلہ دوسرے صفات کی طرح کیا ہی نہیں جاسکتا، وہ اللہ کس طرح اس کو برداشت کر سکے گا کہ سب کچھ اس نے دیا اور گن گان کسی اور کا کیا جائے۔

اللہ رب العزت نے تخلیقی طور پر سجدے کے لیے استعمال ہونے والے سر کو سب سے اوپر رکھا ہے کہ بڑھاپے میں کمر جھک جائے، پرواہ نہیں، لیکن یہ سر جو ہمارے جسم کے سب سے اوپر ہے وہ کسی اور کے آگے نہ جھکے، یہ جب جھکے تو صرف خدا کے سامنے جھکے بندہ کچھ مانگے تو خدا سے مانگے، منور رانا نے کتنی پیاری بات کہی ہے۔

گڑگڑائے نہیں ہاں حمد وثنا سے مانگی — بھیک بھی ہم نے جو مانگی تو خدا سے مانگی

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دربار نبوی علیہ السلام سے جو تربیت پائی تھی اس کا خلاصہ یہی تھا کہ گھوڑے کی لگام بھی گر جاتی تو وہ کسی کو اٹھا کر دینے کو نہیں کہتے، خود سے اتر کر لے لیا کرتے وہ اس مجازی مانگنے کو بھی دوسرے سے برا سمجھتے تھے، صوفیا کے یہاں تو اگر کسی نے جلی ہوئی روٹی کھائی اور پیٹ میں درد ہونے لگا، ایسے میں کہا کہ جلی روٹی کھانے کی وجہ سے درد ہو رہا ہے تو وہ اسے بھی شرک ٹھہراتے ہیں کہ درد دینے کی طاقت صرف اللہ میں ہے، روٹی کی کیا بساط کہ وہ درد پیدا کر دے، مسلمانوں کے نزدیک دوا بھی موثر حقیقی نہیں ہے اس میں تاثیر اللہ پیدا کرتا ہے، یہ بڑے لوگوں کی باتیں ہیں، لیکن حقیقت سے بہت قریب ہے، آپ کو معلوم ہے کہ آگ جلاتی ضرور ہے، لیکن اللہ نے نہیں چاہا تو آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا نہیں سکی، چاقو اور چھری کا کام کاٹنے ہی کا ہے، لیکن اللہ نے نہیں چاہا تو چھری چلنے کے باوجود حضرت اسماعیلؑ کی گردن سلامت رہی، پانی ڈوبوتا ہے، لیکن اللہ کی مرضی ہوئی تو حضرت موسیٰؑ کو نہیں ڈوبایا اور فرعون اسی پانی میں اسی راستے پر غرق ہوگیا، معلوم ہوا کہ کرنے والی ذات حقیقتاً اللہ کی ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا، قاری صدیق صاحبؒ کا بہت مشہور شعر ہے۔

نبی سے یا ولی سے یا رشی سے کچھ نہیں ہوتا
خدا جب تک نہیں چاہے کسی سے کچھ نہیں ہوتا

مسلمانوں میں اس احساس کی کمی ہوگئی ہے، سیاسی حضرات قومی یک جہتی کے نام پر پتہ نہیں کیا کیا تماشے کرتے ہیں، مسجد میں نماز کو بھی جاتے ہیں اور مندر میں گور بھی لگ آتے ہیں، دوسروں کے شرکیہ اعمال میں برابر کے شریک ہوجاتے ہیں، یہ اسلامی اور ایمانی تقاضوں کے خلاف ہے، اس لیے اس سے ہر حال میں بچنا چاہیے، ۲۲ جنوری ۲۰۲۴ء کو رام للا پران پرتشٹھا کے موقع سے مزاجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کے نام پر مسلمانوں نے جو پھول مالا چڑھایا، رضامندی سے رام کے بھگوان ہونے کے نعرے لگائے، یہ قومی یک جہتی نہیں، دین وایمان کا سودا ہے، اس کا ایک بڑا نمونہ آر ایس ایس اور موہن بھاگوت کے منظور نظر عمیر الیاسی ہیں، جو اس تقریب میں شریک ہوئے اور مزید قربت حاصل کرنے کے لیے خوب خوب لن ترانیاں کیں، اسلام نے اظہار یک جہتی کے جو طریقے بتائے ہیں وہ اعتدال اور توازن پر مبنی ہیں اور وہ یہ کہ برادران وطن کے مذہبی اور ثقافتی پروگراموں میں شرکت نہ کی جائے، لیکن کمزوروں کی مدد، یتیموں کی خبر گیری، انسانی اکرام واحترام میں کمی نہ کی جائے، مریضوں کی تیمارداری بھی کی جائے اور مرجائے تو تعزیت بھی، اعتدال کی انتہا یہ ہے کہ ان کے معبودوں کو جو ہمارے عقیدہ کے خلاف ہیں اور جن کی وہ عبادت کرتے ہیں، انہیں بھی برا بھلا نہ کہا جائے، معلوم ہوا کہ اسلام میں شرکیہ اعمال سے پرہیز ہے احترام آدمیت اور رواداری سے نہیں۔

پانچ فیصد بجٹ

از:۔ مدثر احمد۔ شیموگہ۔ کرناٹک۔
9986437327

عام طور پر تقریروں میں یہ سنا جاتا ہے کہ مسلمان تعلیم کے شعبے میں آگے آئیں، مسلمانوں کی تعلیمی حالات بہت ہی برے ہیں، مسلم نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہوئے ملک وقوم کی قیادت کریں۔ دیکھا جائے تو موجودہ دور میں اعلیٰ تعلیم کیلئے جابجا تعلیمی ادارے ہیں، سرکاری اداروں سے زیادہ پرائیوٹ تعلیمی اداروں میں زیادہ تر بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پرائیوٹ تعلیمی اداروں میں تعلیمی معیار بہتر رہتا ہے، ایسے میں مسلمانوں کے بچے بھی ان تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند رہتے ہیں۔ جیسا کہ اعداد وشمارات بتاتے ہیں کہ مسلمانوں میں مالداروں کا تناسب 15 سے 20 فیصد ہے جبکہ متوسط طبقے کے لوگ 40 فیصد تک ہیں، 50 فیصد کا حصہ سطح غربت سے نیچے کا ہے۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کو تعلیم کے شعبے میں آگے لانے کیلئے متوسط اور مالدار طبقے کو ہی پیش رفت کرنے کی ضرورت ہے۔ ان حالات کو کیسے بہتر بنایا جاسکتا ہے یہ سوال عام طور پر عوام کا ہوتا ہے۔ اس کام کو بڑی تحریک یا بڑی تنظیم کے ذریعے سے انجام دینا مشکل ہے، لیکن انفرادی پیش رفت اور محنت سے مسلمان تعلیم کے شعبے کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اوسطاً اس وقت ایک مڈل کلاس فیملی کی آمدنی 30-25 ہزار روپئے ہوتی ہے جبکہ مالداروں کی اوسط آمدنی ماہانہ تین چار لاکھ روپئے ہوتی ہے، مڈل کلاس اور اپر کلاس دونوں ہی کم وبیش زکوٰۃ نکالتے ہیں، اس زکوٰۃ پر عام لوگ تو اپنی حصہ داری کا دعویٰ تو نہیں کر سکتے، البتہ عام لوگوں کی مدد کیلئے ایک اہم قدم اٹھایا جاسکتا ہے۔ جن کی آمدنی ماہانہ 25 ہزار روپئے کے قریب ہو وہ اگر اپنے مال میں سے پانچ فیصد رقم ایجوکیشن بجٹ کے نام پر نکالتے ہیں اور اس رقم کو اپنے بچوں کے علاوہ ضرورتمندوں کے بچوں پر خرچ کرتے ہیں تو بہت بڑا فائدہ ہوسکتا ہے۔ ویسے بھی مڈل کلاس اور اپر کلاس کے لوگوں کو تعلیم کیلئے مالی مشکلات کم ہی ہوتے ہیں، اگر کوئی ایک شخص 25 ہزار روپئے میں سے پانچ فیصد رقم ایجوکیشن بجٹ کے نام پر نکالتا ہے تو یہ رقم سالانہ 15 ہزار روپئے ہوجاتی ہے اور اس 15 ہزار روپئے کی رقم کسی ایک بچے کی سالانہ فیس ہوسکتی ہے، اسی طرح سے ماہانہ لاکھوں روپئے کمانے والے مالدار بھی پانچ فیصد رقم ایک لاکھ روپئے کی رقم پر نکالتے ہیں تو یہ رقم سالانہ 60 ہزار روپئے کی ہوجاتی ہے اور اس رقم سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کیلئے مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کیلئے کئی بچے پریشان رہتے ہیں، انہیں سرکاری سطح پر کبھی اسکالرشپ ملتی ہے تو کبھی نہیں ملتی، ایسے میں ان کی تعلیم میں روکاٹیں پیدا ہوجاتی ہیں، ایسے میں یہ بچے یا تو تعلیم چھوڑ دیتے ہیں یا پھر تنظیموں واداروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑے رہتے ہیں۔ ویسے مسلمانوں کے پاس بہت ہی محدود پیمانے پر تنظیمیں ہیں اور ان تنظیموں کے پاس شادی بیاہ اور جلسے کرنے کیلئے تو خاصی رقم موجود رہتی ہے، لیکن تعلیم کیلئے ان کے پاس فنڈس نہیں رہتے۔ 100 شادیوں پر ایک کروڑ روپئے خرچ کرنے سے اچھا ہے کہ ایک کروڑ روپئے خرچ کر کے 200 طلباء جو میڈیکل، لاء یا پھر یو پی ایس سی کی تیاری کرنا چاہتے ہیں انہیں اچھی تعلیم دلوائی جائے تا کہ یہ بچے آگے چل کر اپنے پیروں پر کھڑے ہوجائیں اور شادی کیلئے محتاج نہ بنیں۔ کتنا آسان ہے کہ ہر شخص اپنی کمائی کا پانچ فیصد حصہ تعلیم کے بجٹ کیلئے مختص کرے اور قوم کو تعلیم سے آراستہ کرنے کی پہل کریں۔ کسی شہر میں سو لوگ بھی اس کام کو انجام دینگے تو وہاں پر سو طلباء کی تعلیم کی گیارنٹی مل جائیگی، سرکاری گیارنٹیوں پر امید لگانے کے بجائے اپنی گیارنٹی پر ایک ایک بچے کو تعلیم دی جاسکتی ہے۔ ہمارے یہاں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی طالب العلم فیس کی بھرپائی کیلئے کسی سے رجوع کرتا ہے تو وہ شخص پہلے اپنے جیب میں ہاتھ ڈالنے کے بجائے دوسروں کی جھولیوں اور تجوریوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو تنظیمیں ہمارے یہاں ہیں اُن کیلئے بھی تو مال آسمان سے نہیں اترتا ہے بلکہ ہم اور آپ جیسے لوگ ہی ان تنظیموں کی آمدنی کے اسباب ہیں۔ حقیقی خوشی محسوس کرنا چاہتے ہیں تو کسی ضرورتمند کی ضرورت کو پورا کر کے دیکھیں تو کیسے اپنے آپ کو مطمئن محسوس کرینگے، اپنے آپ میں ایک فخر محسوس کرینگے۔ ہمارے یہاں زکوٰۃ کا جو مال ہے اُس مال پر تو ایسے لوگوں کا قبضہ ہے جو سیدھے جنت پہنچنا چاہتے ہیں، جنت صرف اُن لوگوں کے ہاتھ میں مال دینے سے نہیں ملتی بلکہ ضرورتمندوں کی ضرورت کو پورا کرنے سے بھی ملتی ہے۔ کچھ دن بعد اسکول وکالج شروع ہوجائینگے، داخلوں کا سلسلہ شروع ہوجائیگا، پھر سے داخلوں کیلئے ضرورتمند ماں باپ پریشان گھومتے رہینگے، ان حالات میں مسلمان اپنے بجٹ میں سے پانچ فیصد حصہ تعلیم کیلئے مختص کرینگے تو بہت بڑا کام ہوسکتا ہے۔

عالم یہ جل رہا ہے برس کر بجھایئے

از: مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی مدظلہ

بلاشبہ موجودہ حالات انتہائی تشویش ناک ہیں، اس وقت پورے ملک میں جو ایک فضا بن رہی ہے اس سے ہر آدمی باخبر ہے۔ ایک عام انسان جو صرف میڈیا کو دیکھتا ہے ایسے حالات میں اس کی بے چینی بڑھنی ہی چاہیے، لیکن اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو ابھی ۷۰ رفیصد آبادی ہمارے برادران وطن کی راہ سے نہیں ہٹی ہے، بے شک ان کے ذہنوں کو مسموم کرنے کی کوششیں جاری ہیں لیکن ابھی ان کا ذہن اتنا مسموم نہیں ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے بعض ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو کہ پھر انتخابات میں سیکولر جماعتوں کو شکست کیوں ہوتی ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ اس کے پیچھے بہت سے اسباب ہیں۔ الیکشن جیتنا بھی ایک فن ہے اور وہ کوئی ایسی علامت نہیں ہے جس سے لوگوں کے طرز فکر کے سلسلے میں کوئی آخری رائے قائم کی جاسکے۔ اگر غور کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اکثر وہ جیت معمولی تناسب سے ہوتی ہے، پھر دوسری طرف جو سیکولر ووٹس ہیں وہ اکثر تقسیم ہوجاتے ہیں اور ایک بڑی تعداد ہے جو ووٹنگ کرتی ہی نہیں۔ اگر ان کو جوڑا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ۷۰ رفیصد کی جو بات کہی گئی ہے وہ بڑی حد تک صحیح ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ۷۰ رفیصد آبادی آج بھی کھلے ذہن کی ہے لیکن وہ آپ کی منتظر ہے۔ ایک طرف سو سال کی محنت ہے اور وہ محنت کوئی معمولی نہیں ہے بلکہ پورے نظام، پوری ترتیب اور اپنے اصولوں کے ساتھ ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ وہی قوم ہے جس کے پاس کوئی بنیادی مقصد نہیں، سچی بات یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی دین نہیں، کوئی لائحہ عمل نہیں اور کوئی طریقہ زندگی نہیں۔ بس کچھ روایات اور چند رسمیں ہیں اور ان کی اپنی ایک پرانی تاریخ ہے، آج وہی قوم ایک مقصد کو لے کر آگے بڑھی اور اس نے اپنے کاز کو سامنے رکھ کر پورے اخلاص اور بڑی قربانیوں کے ساتھ محنت کی، جس کا نتیجہ ہم سب کے سامنے ہے۔ لیکن یاد رکھئے! یہ چیزیں قطعاً کبھی مایوسی کی نہ رہی ہیں اور نہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو کچھ دیا ہے وہ ایسا جوہر ہے کہ جس دن وہ دنیا کے سامنے آیا اور جس وقت راکھ کے ڈھیر سے ایمان کی چنگاری نکلی تو یہی مسلمان جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے، وہیں کہنے والے یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ

ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی

جس دن وہ چنگاری فروزاں ہوگی، مسلمانوں کے اندر گویا کہ راکھ کا جو ڈھیر ہے اور اس کے نیچے جو آگ دبی ہوئی ہے، جب وہ راکھ ہٹے گی تو شاید پھر وہ صبح طلوع ہونے میں دیر نہیں لگے گی جو صبح ایک مرتبہ نہیں دسیوں مرتبہ طلوع ہوچکی ہے۔ آج ہمارے ملک میں جو حالات ہیں ان حالات کی تبدیلی کا راستہ صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم طے کرلیں کہ ہمیں اپنا "ایمان" مضبوط کرنا ہے اور اپنے "اخلاق" کو بلند کرنا ہے اور "مکمل دین" کو اختیار کر کے دین کی بہتر سے بہتر طریقہ پر ترجمانی کرنی ہے۔ دنیا آج جس پانی کی پیاسی ہے وہ پانی ہمارے پاس موجود ہے، وہ طریقہ زندگی ہمارے پاس موجود ہے، اگر ہم نے اس طریقہ کو اپنی زندگی میں نافذ کیا اور غیروں کے سامنے وہ نمونہ پیش کیا تو آج جو غیر نظر آتے ہیں کل وہ اپنے ہوں گے اور آپ کو وہ اپنی پلکوں اور آنکھوں پر بٹھائیں واقعہ یہ ہے کہ دنیا کچھ بھی کرے اور کیسے ہی وسائل اختیار کرے اور ہمارے زوال کی کیسی ہی تدابیر اختیار کی جائیں لیکن اگر ہم حقیقی معنی میں ایمان والے ہیں اور ہماری زندگی سے اسلامی اخلاق کی ترجمانی ہوتی ہے تو آپ یاد رکھئے کہ اس وقت یہ دنیا کی ایک ضرورت ہے اور دنیا اسی کی پیاسی ہے اور یہی تمام مسائل کا ایک بنیادی حل ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے پاس جو کچھ تھا وہ ہم نے فراموش کر دیا اور اب ہم دوسروں کے سامنے کاسہ گدائی لیے کھڑے ہیں، حالانکہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے کچھ دینے کے لیے پیدا کیا تھا نہ کہ لینے کے لیے، اگر آج بھی ہم دوبارہ وہی ایمان اور اخلاق کی وہی بلندی اختیار کرلیں، تو یقیناً دوبارہ پھر وہی حالات ہمارے سامنے آئیں گے اور انشاء اللہ مستقبل اسلام اور مسلمانوں ہی کا ہوگا۔

بھارت کی نگاہیں سوئٹزرلینڈ اور ناروے کے ساتھ 100 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے معاہدے پر

نئی دلی۔ 8 رفروری۔ ایم این این۔ ہندوستان ایک تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کے قریب ہے جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ یورپی ممالک کا ایک چھوٹا گروپ ملک تک آسان تجارتی رسائی کے لیے 15 سالوں میں 100 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کرسکتا ہے۔ بلومبرگ نیوز نے بدھ کو خبر دی کہ یورپی فری ٹریڈ ایسوسی ایشن (ای ایف ٹی اے)، جس میں ناروے، آئس لینڈ، لیکٹنسٹائن اور سوئٹزرلینڈ شامل ہیں، نے ایک تجارتی معاہدے کے حصے کے طور پر ایک عہد کیا جو حتمی مذاکرات میں ہے، بلومبرگ نے اس معاملے سے واقف لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ ای ایف ٹی اے ممالک کی جانب سے ہندوستان میں سرمایہ کاری سے ملک میں 10 لاکھ سے زیادہ ملازمتیں پیدا ہوں گی۔

'اسلام مالدیپ کی بقا کا ضامن': کیا صدر معیزو کا ملک کے اسلامی تشخص کے بارے میں بیان انڈیا کی جانب کوئی اشارہ ہے؟

مرزا اے بی بیگ

مالدیپ کے صدر نے پارلیمان سے اپنے پہلے خطاب میں انڈیا کا نام لیے بغیر ملک کی سالمیت اور خودمختاری کی حفاظت کے لیے قومی ڈیفنس فورس بنانے کا اعلان کیا ہے۔ انھوں نے اپنے خطاب میں مذہب اسلام کو 'مالدیپ کی بقا کا ضامن' قرار دیتے ہوئے مالدیپ کی زبان 'ودیہی' کا بھی خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ یہ سب ان کی حکومت کے 'انڈیا آؤٹ' نعرے کی تفصیلات کی علامت ہیں۔ محمد معیزو نے اپنے خطاب میں کہا کہ انھیں جس چیز کے لیے منتخب کیا گیا ہے وہ اس کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ نومبر میں مالدیپ کے صدر کی حیثیت سے حلف اٹھانے والے محمد معیزو نے سوموار کو پارلیمان سے اپنا پہلا خطاب کیا لیکن حزب اختلاف نے ان کے خطاب کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ انھوں نے اپنے خطاب کا آغاز مالدیپ کے سابق فرمانروا سلطان محمد شمس الدین سوم کے قول سے کیا۔ انھوں نے کہا کہ سلطان محمد شمس الدین سوم نے 91 سال قبل 22 دسمبر 1932 کو ایک شاہی بیان میں کہا تھا کہ 'کیا اسلام کے ساتھ رہنا کوئی چھوٹی بات ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ مساوات اور انصاف کو یقینی بنانے کے حوالے سے اسلام جیسا کوئی دوسرا مذہب نہیں ہے۔ اس کے لیے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ کیا ہمارے لیے یہ اہم نہیں کہ ہم اپنی حکومت خود چلا رہے ہیں؟ ایسا اس وقت ہے جبکہ دنیا بھر کے ممالک اپنے حقوق کے حصول کے لیے اپنی جانیں خطرے میں ڈال رہے ہیں۔' سلطان محمد شمس الدین سوم کا بیان نقل کرنے کے بعد محمد معزو نے کہا: 'اس میں کوئی شک نہیں کہ مالدیپ کا مستقبل اسلام اور خودمختاری کے تحفظ میں مضمر ہے۔ میں نے 17 نومبر 2023 کو صدر کی کمان سنبھالی۔ مجھے صدر بنے تقریباً ڈھائی ماہ ہو چکے ہیں۔ ان ڈھائی مہینوں میں میری ترجیح مالدیپ کی خودمختاری اور آزادی کو یقینی بنانا تھا۔ مجھے مالدیپ کی سرزمین سے غیر ملکی فوجیوں کو ہٹانے کے لیے عوام کی حمایت حاصل ہوئی۔ میں نے ان معاہدوں کو بھی توڑ دیا جو مالدیپ کی خودمختاری کو کمزور کر رہے تھے۔'

اسلامی تشخص کا مطلب

ہم نے اس حوالے سے دہلی کی جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی کے اکیڈمی آف انٹرنیشنل سٹڈیز میں پروفیسر محمد سہراب سے بات کی تو انھوں نے کہا کہ 'صدر معزو کا بیان جہاں انڈیا میں جاری مسلم مخالف کارروائیوں کی جانب اشارہ ہے وہیں یہ بین الاقوامی تناظر بھی رکھتا ہے۔' انھوں نے کہا کہ '9/11 کے بعد دنیا بھر میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے تعلق سے جو اسلام مخالف بیانیہ جاری ہوا اس میں اسلام کی تصویر کو بڑے پیانے پر مسخ کیا گیا ہے۔ اسلام سوشل، کلچرل اور پالیٹیکل اقدار کا مجموعہ ہے جسے پراپگینڈے کے ذریعے مسخ کیا گیا ہے اور مسلمانوں پر نفسیاتی دباؤ بنایا گیا ہے جس کے تناظر میں یہ بیان آیا ہے۔' پروفیسر سہراب نے مزید کہا کہ 'بدقسمتی سے دنیا کی یہ خواہش ہوگئی ہے کہ مسلمان اپنے مذہب سے دست بردار ہوں، سمجھوتہ کریں جبکہ دوسری طرف اس کے برعکس دوسرے مذاہب کے لوگ زیادہ مذہبی ہونے کا دم بھر رہے ہیں اور اسلام اور مسلمان کے خلاف بہت زیادہ سرگرم عمل ہیں۔' انھوں نے کہا کہ گذشتہ برسوں انڈیا اور مالدیپ کے رشتے کے درمیان بہت زیادہ اُتار چڑھاؤ نظر آیا ہے اور صدر معزو کے بیان کو ایک چھوٹا ملک ہونے کی نفسیات ہے کے تناظر میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ مالدیپ اور انڈیا ایک دوسرے کے پڑوسی کے ساتھ ساتھ ثقافتی رشتوں میں بھی بندھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ایک دوسرے کے یہاں داخلی سطح پر جو کچھ ہوتا ہے اس کا ایک دوسرے پر اثر پڑنا فطری ہے۔ انڈیا میں پچھلے کئی برسوں سے جو اسلام مخالف اور مسلم مخالف شورش ہے اس کا مالدیپ پر براہ راست اثر دیکھا گیا ہے اور یہ معزو کے اقتدار میں آنے کے اسباب میں سے ایک ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'انڈیا میں ہونے والی مسلم مخالف سرگرمیوں نے کہیں نہ کہیں مالدیپ کے اندر بھی عدم تحفظ کے احساس کو جنم دیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس طرح کے بیانات نظر آرہے ہیں۔' انھوں نے کہا کہ انڈیا سمیت دیگر ممالک کو چاہیے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اعتماد حاصل کرے اور ہر ملک ایک دوسرے کی خودمختاری کے حق کو تسلیم کرے۔ بہر حال اقتدار میں آنے کے بعد محمد معزو نے انڈیا کے ساتھ کئی معاہدے توڑ دیے ہیں۔ یہ معاہدے مبینہ طور پر انڈیا نواز ابراہیم صالح کی حکومت نے کیے تھے۔ مالدیپ کی نیشنل ڈیفنس فورس (ایم این ڈی ایف) کے تعلق سے مسٹر معزو نے کہا: 'میرا ماننا ہے کہ مالدیپ میں سڑک، سمندری اور فضائی راستے سے ملک کا دفاع کرنے کی جدید فوجی صلاحیت کو مضبوط کیا جانا چاہیے اور ہم نے اب یہ کرنا شروع کر دیا ہے۔' انھوں نے کہا کہ ایم این ڈی ایف جلد ہی ملک کے 9,00,000 مربع کلومیٹر کے خصوصی اقتصادی زون کی چوبیس گھنٹے نگرانی کر سکے گا۔ معزو نے حال ہی چین کا دورہ کیا ہے اور بحیرۂ عرب اور بحر ہند میں موجود اس چھوٹے سے ملک کا جھکاؤ چین کی جانب ہے۔

انڈیا سے فوجیوں کی واپسی کا مطالبہ

اخبار دی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ نومبر میں صدر کی حیثیت سے حلف اٹھانے کے بعد محمد معیزو کا پہلا حکم مالدیپ سے انڈین فوجی اہلکاروں کی واپسی کا مطالبہ تھا۔ انھوں نے پیر کو پارلیمنٹ میں کہا کہ 'اس (انڈیا) غیر ملکی قوم کے ساتھ سفارتی ذرائع سے بات چیت جاری ہے۔ ہم نے مالدیپ میں موجود غیر ملکی فوجیوں کو واپس بلانے کی درخواست کی ہے۔ یہ بات چیت اب بھی جاری ہے۔ "جیسا کہ تازہ ترین مذاکرات میں اتفاق کیا گیا ہے، ہوابازی کے تین پلیٹ فارمز میں سے ایک کے فوجی اہلکاروں کو 10 مارچ سنہ 2024 سے پہلے واپس بلا لیا جائے گا۔ اور باقی دو پلیٹ فارمز پر موجود فوجی اہلکاروں کو 10 مئی 2024 سے پہلے واپس بلا لیا جائے گا۔' مالدیپ کی وزارت خارجہ نے جمعرات کے روز انڈیا اور مالدیپ کے درمیان اعلیٰ سطحی کور گروپ کی دوسری میٹنگ کے بارے میں بیان جاری کیا اس میں واپسی کی تاریخ کا ذکر تھا لیکن انڈیا نے اسے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ انڈیا کے مطابق 'دونوں فریقوں نے مالدیپ کے لوگوں کو انسانی اور طبی خدمات فراہم کرنے والے انڈین ہوابازی کے پلیٹ فارم کے جاری آپریشن کو قابل عمل بنانے کے لیے باہمی طور پر قابل عمل حل کے ایک معاملے پر بھی اتفاق کیا ہے۔' دریں اثنا یکم فروری کو پیش کیے جانے والے بجٹ میں انڈیا نے مالدیپ کو دی جانے والی امداد میں 22 فیصد کی کمی کا اعلان کیا ہے۔ گذشتہ سال یہ امداد 770 کروڑ تھی جو اب کم کر کے 600 کروڑ کر دی گئی ہے۔ جبکہ گذشتہ روز انڈین پارلیمان میں جب کانگریس کے رہنما ادھیر رنجن چودھری نے لداخ اور مالدیپ کا معاملہ اٹھایا تھا اور کہا تھا کہ 'چین ہماری گھیرابندی کر رہا ہے، مالدیپ ہمارے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے کیا آپ کو نظر نہیں آتا۔' اس بات پر انڈیا کے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ 'میں پارلیمان کی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اب انڈیا کمزور انڈیا نہیں رہا۔ انڈیا اب مضبوط انڈیا بن چکا ہے اور اگر کوئی انڈیا کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرات کرے گا تو انڈیا اس کا منہ توڑ جواب دینے کی حیثیت اور طاقت رکھتا ہے۔'

اورنگ آباد میں فتنہ شکیلیت کی شرانگیزیوں اوران کی ریشہ دوانیوں پر روک لگائی جائے اوران کے خلاف سخت کاروائی کی جائے

جمعیۃ علماءمہاراشٹر کے ریاستی صدرمولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی قیادت میں ایک وفد کی پولیس کمشنر سے ملاقات

اورنگ آباد۔ 8/فروری 2024 (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے ریاستی صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی قیادت میں جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کے ایک نمائندہ وفد نے پولس کمشنر منوج لوہیا سے ملاقات کی اورانہیں مطالباتی محضردیا، اور مطالبہ کیا کہ ضلع اورنگ آباد کے مختلف مقامات پڑیگاؤں وغیرہ میں جاری فتنہ شکیلیت کی شر انگیزیوں اور ان کی ریشہ دوانیوں پر روک لگائی جائے اوران کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔حال ہی میں پڑیگاوں میں قیام پذیر شکیلی فرقہ کے لوگوں نے سنی مسلمانوں پر معمولی وجوہات کی بناء پرحملہ کردیا تھا، جس کی بنیاد پر کئی لوگ شدید زخمی ہو گئے تھے۔ ۲۲ جنوری کورونماہوئی اس واردات کے سبب شہر کے امن وامان کوشدیدترین خطرات لاحق ہوگئے تھے۔ وفد نے پولس کمشنر منوج لوہیا کے علم میں یہ بات لائی کہ یہ شکیلی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ مسلمان نہیں ہے اس ضمن میں عمرگہ ودیگرشہروں کی عدالتوں نے احکامات جاری کئے ہیں کہ یہ شکیلی فرقہ کے ماننے والے مسلمان نہیں ہیں۔اس لئے انہیں مسلمان نہ قرار دیاجائے ۔وقتافوقتا یہ شرپسند لوگ علاقہ میں فتنہ پردازی کرتے رہتے ہیں اسلئے ان کے خلاف کاروائی کی جائے اورانہیں قرارواقعی سزادی جائے۔ شہر کے امن وامان کی برقراری کے لئے ان شرپسندوں پر کاروائی ضروری ہے۔ وفد نے بتایا کہ یہ ملاقات کافی خوشگواررہی اور پولس کمشنر منوج لوہیانے وفد کو تیقن دیا کہ وہ معاملہ کی باریک بینی سے تحقیقات کریں گے اورملزمین کوقرارواقعی سزادلائیں گے۔اس وفد میں جمعیۃ علماء کے ضلع صدر مولانا محمد معزالدین فاروقی ندوی' جناب عبدالرؤف انجنیئر جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد ،مولانا عبدالشکور جامعی الحاج خلیل خان صاحب صدر جمعیۃ علماء شہراورنگ آباد' آبان صدیقی اورمولاناعبدالستارودیگرموجود تھے۔

جلگاؤں کی اقراء اسکول کے اساتذہ صادق شیخ اورآصف خان کو100 فیصدی تنخواہ اوراسی حساب سے بقایاجات اداکرنے کاہائی کورٹ کاحکم

ریاست کے تمام نان گرانٹ مدرسین کے لیے خوش آئند فیصلہ

جلگاؤں : 8 فروری (سید علی انجم رضوی) : اقراء ایجوکیشن سوسائٹی، جلگاؤں کے تحت جاری اقراء بی۔ایم۔ جین اردو پرائمری اسکول میں مدرسین صادق شیخ اورآصف خان کا تقرر غیر امداد یافتہ (Non Grand) مدرسین کے طور پر ہوا۔ چند برسوں بعدانھیں جزوی امداد ملنے لگی۔اس طرح اس اسکول میں وہ برسوں سے جزوی (Partial) امداد کی بنیاد پر اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔محمد صادق عبدالغفار کا تقرر 2 جون 2003ء کو ہوا۔انہیں 2020ء تک یعنی 17 سال تک ہر ماہ صرف 300 سے 3000 ہزار روپے تنخواہ کے طور پر سوسائٹی کی جانب سے دیے جا رہے تھے۔ جبکہ مدرس آصف خان صادق خان کا تقرر اسی اسکول میں 9 جون 2005ء کو ہوا۔ انھیں سوسائٹی کی جانب سے 2021ء تک ہر ماہ صرف 300 سے 3000 روپے تک رقم بطور تنخواہ دی گئی۔ان مدرسین کی ملازمت کو 15 سے 17 برس ہونے کے باوجود ان کا 100 فی صدی امداد یافتہ جماعتوں پر تبادلہ نہیں کیا جا رہا تھا۔ بلکہ مبینہ طور پر انتظامیہ کے رشتہ داروں کو براہ راست 100 فیصدی امدادی جماعتوں پر تقرری دی گئی۔ المیہ یہ ہے کہ محمد صادق شیخ اور آصف خان کے بجائے انھوں نے جن طلبہ وطالبات کو تعلیم دی، انھیں کو 100 فیصدی امداد یافتہ اسامیوں پر براہ راست تقرریاں دی گئیں۔ ظلم کی انتہا دیکھیے کہ مبینہ طور پر مدرس آصف خان کے ذریعے تعلیم پانے والی طالبہ 100 فیصدی امداد یافتہ جماعت پر تقرر پاتی ہے جبکہ 20 برس گزر جانے کے باوجود آصف خان صرف 40 فیصدی امداد یافتہ جماعت پر ملازمت کرنے کے لیے مجبور کیے جاتے ہیں۔اس ناانصافی کے خلاف دونوں مدرسین نے اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کے خلاف علیحدہ عرض داشتیں بامبے ہائی کورٹ کی اورنگ آباد بینچ کے روبرو داخل کیں۔ واضح رہے کہ اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر عبد الکریم سالار ہیں۔مدرس محمد صادق عبدالغفار نے پٹیشن نمبر 486 / 2021 داخل کی۔جس پر جسٹس منگیش پاٹل اور سندیپ مارنے نے 29 ستمبر 2022ء کو ایک حکم جاری کیا کہ مدرس محمد صادق کو 10 اکتوبر 2017ء تک سوسائٹی نے اپنی جانب سے جتنی رقم بطور تنخواہ ادا کی ہے، اتنی رقم نفی کر کے 100 فیصدی تنخواہ کے حساب سے تمام بقایاجات ادا کیے جائیں۔ صادق شیخ کو اس طرح بقایا جات کی صورت میں تقریباً 35 لاکھ روپے ادا کیے جانے تھے۔ مگر ہائی کورٹ کے حکم کے باوجود اقراء ایجوکیشن سوسائٹی مذکورہ مدرس کو رقم ادا نہیں کر رہی تھی۔ اس لیے مدرس نے پھر ہائی کورٹ میں توہین عدالت کی درخواست نمبر 221 / 2023 دائر کی۔ ہائی کورٹ نے اس عرضداشت پر فوری طور پر 5 لاکھ روپے کی قسط ادا کرنے کا حکم دیا۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اقراء ایجوکیشن سوسائٹی نے فوری طور پر ابتدائی قسط کے طور پر پانچ لاکھ روپے عدالت میں جمع کر دیے۔ محمد صادق کی طرف سے وکیل مسز اے۔این۔ انصاری نے پیروی کی۔اسی طرح مدرس آصف خان صادق خان نے پٹیشن نمبر 11486 / 2021 کے تحت ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جسٹس شریمتی ویبھا کنکن واڑی اور جسٹس چپڑ گاؤنکر نے 30 جنوری 2024ء کو حکم دیا کہ مذکورہ مدرس کو 3 اکتوبر 2018ء سے مکمل طور پر 100 فیصدی تنخواہ مع بقایاجات چار مہینے کی مدت کے درمیان ادا کی جائے۔ اس طرح مدرس کو تقریباً 35 سے 40 لاکھ روپے ملیں گے۔ مدرس آصف خان کی جانب سے ایڈوکیٹ جتیندر پاٹل نے پیروی کی۔ دونوں فیصلوں کی روشنی میں اب آئندہ ان اساتذہ کو جتنے فی صدی امداد حکومت سے مل رہی ہے اس میں سوسائٹی اپنی جانب سے بقیہ فی صدی تنخواہ کا اضافہ کر کے آئندہ 100 فیصدی تنخواہ ان اساتذہ کو ادا کرے گی۔ ہائی کورٹ کے ان دو فیصلوں کی وجہ سے اقراء ایجوکیشن سوسائٹی، جلگاؤں کو تقریباً 70 سے 75 لاکھ روپے ان دو مدرسین کو ادا کرنے ہوں گے۔ سوسائٹی کے لیے یہ بہت بڑا جھٹکا ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ سوسائٹی اتنی بڑی رقم کہاں سے ان مدرسین کو ادا کرتی ہے۔ان فیصلوں سے تعلیمی اداروں کی ایسی انتظامیہ کو بھی سبق لینا چاہیے جو اساتذہ کا مالی استحصال کرتی ہیں یا بلا وجہ انھیں ملازمت سے نکال دیتی ہیں یا حق داروں کی حق تلفی کرتے ہوئے اقربا پروری کا شکار ہیں۔ کیونکہ بہرحال قانونی فیصلے انتظامیہ کی مطلق العنانی کے مطابق نہیں ہوتے بلکہ ملازمین پر ہونے والے ظلم کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے جاتے ہیں۔نان گرینڈ بنیاد پر تدریس کرنے والے اساتذہ کے لیے بھی یہ فیصلہ میل کا پتھر ثابت ہوگا۔ کیونکہ جو اساتذہ غیر امدادی یا جزوی امدادی جماعتوں پر تدریس کر رہے ہیں ان کو 100 فیصدی تنخواہ دینے کی ذمہ داری ہر حال میں تعلیمی ادارے کی ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے اساتذہ اپنے حق کے لیے عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔

دارالعلوم فیض محمدی میں الوداعی تقریب کاانعقاد

(لکشمی پور) مہراج گنج :8 فروری (پریس ریلیز): دارالعلوم فیض محمدی ہتھیا گڑھ میں زیر تعلیم طلبائے عالیہ ثانیہ کے زیر اہتمام ایک الوداعی تقریب مسجد "النور"، میں مہتمم ادارہ

مولانا محی الدین قاسمی ندوی کی صدارت میں منعقد ہوئی ،نظامت کے فرائض مفتی احسان الحق قاسمی نے انجام دیئے ۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام اللہ و الوداعی نظم سے ہوا، بعدازاں ادارہ کے مہتمم مولانا محی الدین قاسمی ندوی نے اپنے افتتاحی بیان میں کہا کہ: آج کا دن خوشی وغمی کا ایک حسین سنگم ہے، ایک طرف جہاں عالیہ ثانیہ کی تعلیم مکمل کرنے والے طلباء کوخوشی کا احساس ہوتا ہے، کہ ان کی صبح وشام حصول علم کے واسطے راہ خدا میں وقف تھی، تو وہیں انہیں مادرعلمی کی عطر بیز فضاوں، اوراپنے ہم درس ساتھیوں سے جدا ہوکر رخصت ہونے کا غم بھی ہے۔ مولانا ندوی نے تمام طلبہ بالخصوص دارالعلوم ندوہ العلماء لکھنو جانے والے عالیہ ثانیہ کے طلباء کونصیحت کرتے ہوئے کہا کہ: آپ صبر وشکر کا دامن ہر حال میں مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہیں، یہی نبیوں کی سنت رہی ہے، محنت کریں، آگے بڑھیں، اپنے اندرخوداعتمادی پیدا کریں، قیمتی بنیں، چوں کہ جوانسان قوم وملت کی فلاح اورنسلوں کوتعلیم یافتہ بنانے اور خود تعلیم یافتہ ہونے کے لئے فکر کرتا ہے، وہی قوم میں سب سے قیمتی ہے، اور وہی ملت کا کوہ نور تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد عالیہ ثانیہ کے تمام طلباء نے اپنے اپنے جذبات واحساسات، نیز اساتذہ و ادارہ کے تئیں محبتوں اور شفقتوں کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا، عالیہ ثانیہ کے طالب علم محمد عرفان نے کہا کہ: یہ دارالعلوم فیض محمدی علوم وفنون کا گہوارہ اپنے آپ میں ایک مثال ہے، اس کی شہرت صرف یہاں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے کونے کونے میں ہے، اس کو سجانے ومزین کرنے والے اساتذہ کی تعریفیں ہرایک کی زبان پررواں دواں رہتی ہیں یہاں سے تربیت وتعلیم پانے والے طلباء نے ہرمیدان میں اپنا سکہ جمار کھا ہے جو یقینا یہاں کے اساتذہ کی محنت کا ثمرہ ہے انہی کی آغوش میں اپنے آپ کو پروان چڑھانے کے لئے میں نے یہاں کا رخ کیا اور سال بھر ان سے فیض یاب ہوتا رہا۔ محمد توصیف نے کہا کہ: دارالعلوم فیض محمدی کے سربراہ اعلیٰ مولانا قاری محمد طیب قاسمی، ناظم اعلیٰ مولانا سعد رشید ندوی، مہتمم ادارہ مولانا محی الدین قاسمی ندوی، ڈاکٹر محمد اشفاق قاسمی، مفتی احسان الحق قاسمی، مولانا محمد سعید قاسمی، مولانا ظل الرحمان ندوی کا شکر گذار ہوں کہ آپ حضرات نے ہم پر سال بھر اپنی بے پناہ محبتوں اور عنایتوں کا برکھا برساتے رہے اور ہم پوری یکسوئی کے ساتھ یہاں کے چشمہ صافی سے اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے۔ محمد جمشید فاروقی نے کہا کہ آج کی الوداعی تقریب میں ایک طرف خوشی ومسرت ہے تو وہیں دوسری طرف رنج والم سے متصف داستان بھی، میں کہاں سے شروع کروں یہ میرے ذہن دماغ سے ماورا ہے، لیکن اس فیض محمدی کا جو فیض وکرم ہوا ہے اس کو ہم فراموش نہیں کرسکتے۔ محمد مہدی حسن نے کہا: کہ آج ہم اپنے ہم مشرب اور ہم پیالہ ساتھیوں سے بھی جدا ہو رہے ہیں ہم فیض محمدی کے در و دیوار میں ایک خاندان کے مانند تھے، ایام گزشتہ کے ایک ایک حسین ودلکش نظارے آنکھوں کے سامنے جھلملا رہے ہیں، گلشن فیض محمدی کی باغ وبہار ساعتیں دل ودماغ پر کچوکے لگا رہی ہے محمد عاطف ممتاز نے کہا کہ: میں شکرگزار ہوں کہ یہاں پر قائم بزم خطابت، بزم جوہر، بزم صحافت اور النادی العربی کا جس نے مجھے تقریر وتحریر کتابت وخطابت، زبان وقلم سے بہرور کیا۔ محمد احمد نے کہا کہ: میں اپنے تمام اساتذہ کا ممنون ومشکور ہوں جنکی علمی فکری ادبی اور فنی صلاحیتوں اور کاوشوں سے خوب استفادہ کیا۔ اخیر میں ڈاکٹر محمد اشفاق قاسمی، مولانا محمد سعید قاسمی ومولانا ظل الرحمان ندوی نے بھی طلباء کو ناصحانہ کلمات اور مستقبل کو تابناک بنانے والے اصولوں سے روشناس کرایا۔ مذکورہ پروگرام میں دارالعلوم واس کے ملحقہ اداروں کے تمام اساتذہ وطلبہ سمیت، بالخصوص مفتی احسان الحق قاسمی، مولانا محمد سعید قاسمی، مولانا وجہ القمر قاسمی، حافظ محمد ناظم، حافظ عبداللہ، مولانا شکراللہ قاسمی، مولانا محمد صابر نعمانی، حافظ وسیم احمد، حافظ محمد وسیم، حافظ ذبیح اللہ، مولانا ظل الرحمان ندوی، مولانا محمد یحیٰ ندوی، ماسٹر فیض احمد، ماسٹر شمیم احمد، ماسٹر جمیل احمد، وغیرہ موجود تھے۔

اردو یونیورسٹی میں پروفیسر خواجہ اکرام کا لیکچر "مطالعہ میر کی اہمیت"

حیدرآباد، 8 فروری (پریس نوٹ) "میر کی شاعری کی بہت ساری جہتیں ہیں۔ انھیں تلاش کرنے اور منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے۔" ان خیالات کا اظہار ممتاز ادیب و نقاد اور محقق پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین، استاد ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے منعقدہ لیکچر "مطالعہ میر کی اہمیت" میں کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ بڑے فنکاروں کے صرف ایک پہلو کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ ان کے دیگر پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ میر، نظیر، اکبر، میر امن، مرزا رسوا کے ساتھ بھی یہی معاملہ درپیش ہے۔ ان کی تمام خدمات پر توجہ نہیں دی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں بندھی ٹکی راہ پر چلنے کی روش عام ہے۔ ادب کی ترویج و ترقی کے لیے نئے گوشے تلاش کرنے اور نئی بات کہنے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے مطالعہ اور تحقیق لازمی ہے۔ میر کے دیوان میں غزلوں کے علاوہ مثنوی، قصیدہ، رباعی، حمد، نعت، منقبت وغیرہ بھی موجود ہیں۔ لیکن ان کی غزل گوئی پر ہی زیادہ توجہ دی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طلبہ اور شائقین مکمل دیوان پڑھنے کی بجائے انتخاب کلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میر نے زبان کا خلاقانہ استعمال کیا ہے۔ انھوں نے نئی لفظی جہات کے ساتھ معانی کی ایک نئی دنیا آباد کی ہے۔ انھوں نے ایسے حروف پر مبنی الفاظ کا استعمال کیا ہے جن سے اشعار میں دھیما لہجہ اور موسیقیت پیدا ہوگئی ہے۔ انھیں چاہ کر بھی اونچے سر میں پیش کرنا ممکن نہیں ہے۔ پروفیسر خواجہ اکرام نے اردو یونیورسٹی سے اپنے والہانہ لگاؤ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارے سے مجھے بے حد محبت ہے۔ یہ ادارہ ایک تہذیبی وراثت ہے اور اس کی بقاو تحفظ کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے۔ پروگرام کے آخر میں موصوف نے طلبہ کے سوالات کے جواب بھی دیے اور انھیں کھلے ذہن کے ساتھ مطالعے کی ترغیب دی۔ پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے مہمان مقرر کا جامع تعارف پیش کیا اور کارروائی چلائی۔ انھوں نے میر کے مطالعے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے مخفی گوشوں کو اجاگر کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور ریسرچ اسکالرز کو مشورہ دیا کہ شعرا کے کلام کا انتخاب پڑھنے کی بجائے مکمل دواوین کا مطالعہ کریں۔ تبھی وہ شعرا کے ساتھ خاطر خواہ انصاف کر سکیں گے۔ ڈاکٹر فیروز عالم، اسوسیئٹ پروفیسر کے اظہار تشکر پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔ جلسے کا آغاز ریسرچ اسکالر محمد سلیم کی قرأت قرآن سے ہوا۔ اس موقع پر یونیورسٹی آف حیدرآباد کے شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر محمد زاہد الحق، شعبۂ اردو مانو کے اساتذہ پروفیسر مسرت جہاں، ڈاکٹر محمد اختر، ڈاکٹر محمد جابر حمزہ، ڈاکٹر بدر سلطانہ اور طلباء و طالبات کی کثیر تعداد موجود تھی۔

مسابقتی امتحان طلباء کوجدید تعلیم کے لیے تربیت دینے کاایک اہم ذریعہ (مانک راؤ ٹھاکرے)

ملت کیمپس دارواہ میں برار تعلیمی کارواں کے شاندار تقسیم انعامات

اکولہ: 8 فروری (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) ایوت محل ضلع کے دارواہ شہر میں واقع ایم۔این۔اردو ہائی اسکول اور ایس ایم جونیئر کالج آف سائنس، ملت کیمپس میں ایوت محل ضلع کے تمام برار تعلیمی کارواں کے ذریعہ منعقدہ مقابلہ جاتی امتحان میں حصہ لینے والے نگر پالیکا اور ضلع پریشد و پرائیویٹ اردو میڈیم اسکولوں کی تقسیم انعامات کی تقریب،، سابق وزیر مملکت برائے داخلہ ریاست مہاراشٹر۔ مانک راؤ ٹھاکرے کی صدارت میں منعقد ہوئی ۔ پروگرام میں مانیکراؤ ٹھاکرے کا استقبال اکولہ کے ڈاکٹر ذیشان خان نے شال اور گلدستہ دے کر کیا، تعلیمی کارواں کے صدر اور سابق وزیر مملکت خان محمد اظہر حسین کا پرنسپل نعمان نبیل نے شال اور گلدستہ دے کر استقبال کیا۔ سرفراز نواز خان (سیکرٹری)، ڈاکٹر ذیشان، سید فاروق، پرکاش نورنج، کلیم پٹیل، امین اللہ خان، ثناء اللہ خان، خالد احمد، عمران خان، وحید الدین، ڈاکٹر رضوان، ڈاکٹر فراز، ایڈووکیٹ جابر خان، ایڈووکیٹ مظہر۔خان، محمود علی خان، زاہد خان، یوسف خان صاحب، محمد جاوید، مزمل قریشی، ظہیر قریشی، افتخار قریشی، انعامدار، شعیب پہلوان، حاجی جبار خان، حاجی تفضل خان، حاجی مشتاق خان، طیب خان، ابرار خان، عطاء اللہ۔ خان، نثار خان، شیخ متین اور اسکول کے تمام ذمہ داروں کا محمد الیاس اور پرنسپل نعمان نبیل نے شال اور گلدستہ دے کر استقبال کیا۔اپنے صدارتی خطاب میں مانیکراؤ ٹھاکرے نے کہا کہ مسابقتی امتحان طلبہ کو جدید تعلیم کے لیے تربیت دینے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور برار کارواں نے ودربھ میں مفت مقابلہ جاتی امتحانات منعقد کر کے تاریخ رقم کی ہے۔ موصوف نے مزید کہا کہ طلباء کے مستقبل کا دارومدار پڑھائی پر ہے اس لئے طلباء کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ پڑھنا چاہیے تبھی ترقی ممکن ہے۔ دارواہ، بوری، لڈکھیڈ، دودھ گاؤں، پلاسی، ڈیگرس، نیر، وانی، یاوتمال، بابولگاؤں، ساور اضلاع کے ڈبلیو، این پی اور پرائیویٹ اسکولوں کے طلباء کو اعزاز سے نوازا گیا۔ خان محمد اظہر حسین نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ اتر پردیش کے مقابلے میں مہاراشٹر کے ودربھ میں زیادہ اردو میڈیم اسکول ہیں۔ اور مجھے آج یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ ودربھ کے تمام اسکولوں میں سے اکیلے ایوت محل ضلع نے 1,24,000 روپے کے نقد انعامات کے ساتھ ٹاپ پرائز جیتا ہے۔ سرفراز نواز خان نے کہا کہ آج ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ اس لیے طالب علم اور اساتذہ کرام کو اپ ڈیٹ رہنا چاہیے۔ اس موقع پر دارواہ کے ملت ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر محمد الیاس، اور ایم این اردو ہائی اسکول اور ایس ایم اردو جونیئر کالج کے پرنسپل نعمان نبیل کو برار تعلیمی کارواں کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد پیش کی گئی۔ نظامت محمد شارق نے اور اظہار تشکر مدثر خان نے ادا کے۔

بی پی ایس سی امتحان میں دوسو سے زائد شیر شاہ آبادی اخوان ہوئے کوالیفائی

مفیض الدین الریاضی سمیت کئی رہنماؤں نے دی مبارکبادی

ارریہ : 8 فروری (اسرار عادل عالیاوی) بی پی ایس سی (بہار پبلک سروس کمیشن) BPSC TRE 1 اور 2 کا رزلٹ آچکا ہے پورے بہار سے کم وبیش دو لاکھ 22 ہزار اساتذہ کی بحالی ہورہی ہے کوئی اسکول جوائن کر چکے کوئی کرنے والے ہیں کسی کا ٹریننگ چل رہا ہے تو کوئی فائنل مرحلے سے گزر رہے ہیں اس موقع پر ہمارے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے تمام کامیاب ہونے والے اخوان کو اور خصوصاً شیر شاہ آبادی برادران کو ارریہ ضلع کی سرزمین سے تعلق رکھنے والی سیماچل کی معروف شخصیت حَسنہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے چیئرمین آل بہار شیر شاہ آبادی ایسوسی ایشن ارریہ کے ضلعی صدر فضیلۃ الشیخ مفیض الدین الریاضی حفظہ اللہ نے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی اور قوم وملت کے حق میں نفع بخش ہونے کی دعائیں کی ان کے علاوہ ڈاکٹر سعید الرحمن، شیخ انعام الحق مدنی، شیخ رضوان سلفی، ڈاکٹر ابراہیم مدنی، مطیع الرحمان مدنی، امان اللہ مدنی، مزمل حق مدنی زین العابدین سنابلی عبداللہ عینی، ایڈوکیٹ حسن فیروز عالم ندوی، مصباح بخاری، مسعود ظفر، مشتاق ندوی وغیرہم نے بھی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ نیز جو کامیاب نہیں ہو پائے انہیں مسلسل محنت کرنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ ناکامی سے مایوس نہیں ہونا چاہئے ایک دن کامیابی ضرور ملے گی۔ ہمارے نمائندہ اسرار عادل نے بی پی ایس سی میں کامیاب ہونے والے شیر شاہ آبادی اخوان کی جو ڈیٹا اکھٹا کی ہے اس کی فہرست مندرجہ ذیل ہیں۔ محمد نعمان سلفی، محمد نذیر حسین، محمد اجمل حسین، منیر شاہد سنابلی، محمد شفیق عالم، ذاکر حسین، محمد شہاب الدین محمد ابوالکلام، اکمل حسین، زوجہ ماسٹر شہاب الدین، رضوان الحسن، حسیب الرحمن، تبریز عالم، انور عالم، ابوالقاسم، مطیع الرحمن، نعیم اختر، نثار احمد، شمس تبریز، شبیر عالم، مصور عالم، آرا بیگم، افسانہ خاتون، نرگس خاتون، شہباز عالم اثری ارریہ، شاہجہاں سلفی، عتیق الرحمن، سعید الرحمن ندوی، زبیر عالم سلفی، محبوب عالم فیضی، محمد نوشاد، محمد محبوب تیمی، عبدالمتین، منور حسین، کوثر اعظم، لطف الرحمن، انوار عالم سلفی، عنایت اللہ، اخترہ خاتون، محمود عالم سلفی، تنویر عالم سلفی، عفان، محمد نسیم، نیرالزماں ریاضی، قیصر اعظم سنابلی، مجاہد الاسلام فیضی، محمد تبریز عالم، حفظ الرحمن فلاحی، محمد عارف حسین بخاری، سمینہ خاتون، انور عالم، عبدالقہار، طارق انور، عبداللہ، معید الرحمن، شہاب مختار، اکمل حسین ندوی، عبدالجلیل تیمی، آفاق عالم، عبدالمعید سلفی، نوشاد عالم، حبیب اللہ، شاہ عالم، ارشاد عالم، صلاح الدین، ضمیر الدین، عبدالسمیع، مختار عالم، جمشید عالم، نعیم اختر، جرار عالم سلفی، عمر فاروق، اشرف الحق، آفتاب عالم تیمی، نصر اللہ، محترمہ سیما، محترمہ عامرہ، محمد ماہتاب عالم، نیر عالم، منور عالم، مشفق عالم، مالکہ خاتون، مطیع الرحمٰن، طارق انور، ضمیر الاسلام، رحمت اللہ بخاری، مبارک حسین، مشکور عالم، انظر عالم، نشاط انجم فردوسی، صبا ناز، آفتاب عالم، توحید عالم، منیر الزماں، آمنہ خاتون، پرویز عالم سلفی، زبیر عالم، انور عالم، مجاہد الاسلام تیمی، سلمہ خاتون، اسرار الحق، ابراہیم، رافت پروین، بابر علی، محمد صابر، غفرانہ نگار، گلشن انیس، عائشہ خاتون، ساجدہ خاتون، علیارہ خاتون، وسیم اکرم، اکرام الحق، عادل عفان، محمد معین الاسلام سلفی، مجاہد الاسلام ندوی، محب الاسلام، صادق جمیل تیمی، محمد مشکور، نیر اعظم، عبدالجلیل، محمد ماہتاب، ناہید اختر، محمد رضوان، سعید الرحمٰن، محمد اسرائیل، عامر حسین، منظر عالم، تنویر عالم، انوار الحق سلفی، امیر حمزہ، محمد منت اللہ، تجمل حق، عطاء الرحمن، عمر فاروق سلفی، جمیل اختر، محمد مشتاق سلفی، محمد نظر الحق، اسد اللہ سلفی، محمد انوار الاسلام، ذاکر حسین، عابد حسین، تسلیم الدین، وسیم اختر سلفی، شہاب انور، وسیم اکرم، حبیب اللہ، صدام حسین سلفی، شوکت علی سلفی، منیرالدین سلفی، محمد صادق سلفی، نظرالاسلام سلفی، راحت ہارونی، محمد عالمگیر تیمی، عبدالرقیب، عبد الحکیم بخاری، فردوس عالم تیمی، محبوب عالم ندوی، نظر الحق ندوی، عذیق الرحمان، عشرت پروین، محمد جاوید، محمد جنید، ضیاء الحق، گلناز بیگم، منہاج الاسلام، ہارون رشید، مجیب الرحمان، عبدالخبیر، محمد یاسین، علاء الدین، محمد شفیق عالم، خوشبوالرحمٰن، امام حسین فیض، اکبر علی ریاضی، انور عبدالحکیم، انعام ممتاز، ندیم اختر اثری، عنایت اللہ اثری، اشیارا خاتون، جہانگیر جرجیش، مبارک حسین سنابلی۔

جلگاؤں عثمانیہ پارک کی سڑکوں کی خستہ حالی، پینے کے پانی کا انتظام نہیں۔عوام فعال نگرسیوک کی منتظر

جلگاؤں: 09 فروری (عبدالوحید جنیدی) کثیر اقلیتی آبادی والا علاقہ عثمانیہ پارک شواجی نگر کی عوام عرصہ دراز سے پکی سڑکوں کے لیے ترس رہی ہیں سڑکوں کی حالت دن بدن خستہ ہوتی جارہی ہے، پینے کے پانی کا اور نالیوں کا کوئی معقول انتظام نہیں، سڑکوں کی خستہ حالی سے لوگ پریشان ہیں، مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ ویسے تو ہمیشہ یہاں کی سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ رہتی ہے تاہم بارش کے موسم میں اس کی حالت مزید خراب رہتی ہے، اسکول کے طلباء وطالبات کے آمدورفت کے علاوہ عام لوگوں کو بھی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے انتظامیہ کی بے حسی، لاپرواہی کے نتیجہ میں ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہے کئی حد تک عوام بھی ذمہ دار ہیں یہاں کوئی شخص آواز اٹھانے کے لیے تیار ہی نہیں خاموشی سے سب تکالیف برداشت کررہے ہیں، یہاں پر عرصہ دراز سے سڑکوں کی مرمت کا کوئی نام ونشان نہیں ہے سڑک پر بڑے بڑے گڑھے ہوگئے ہیں سڑک کی حالت انتہائی خستہ ہوچکی ہے، جس کے نتیجے میں لوگوں کا سڑک سے پیدل چلنا محال ہے بائیک سوار، سائیکل سوار، آٹو رکشہ، چار چکہ سواری کو راستے سے گزرنے کے لیے کافی مشقت اٹھانی پڑتے ہے لیکن انتظامیہ اس کی پر توجہ دینے سے قاصر ہے لوگوں میں ناراضگی دیکھی جارہی ہے عوام کی چاہ ہے کہ یہاں سے کوئی فعال نگرسیوک منتخب کریں تاکہ وہ ہمارے مسائل کوحل کریں۔

وزیر خارجہ جے شنکر پرتھ میں بحر ہند کانفرنس میں شرکت کریں گے

نئی دلی۔ 8/فروری۔ ایم این این۔وزیر خارجہ ایس جے شنکر جمعہ سے شروع ہونے والی بحر ہند پر دوروزہ کانفرنس میں شرکت کے لیے آسٹریلیا کے شہر پرتھ جائیں گے۔ جے شنکر سری لنکا کے صدر رانیل وکرماسنگھے، آسٹریلیا کے وزیر خارجہ پینی وونگ اوران کے سنگاپور کے ہم منصب ویوین بالاکرشنن کے ساتھ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کریں گے۔ انڈین اوشین کانفرنس خطے کے ممالک کے لیے ایک فلیگ شپ مشاورتی فورم ہے، جسے ہر سال وزارت خارجہ انڈیا فاؤنڈیشن کے ساتھ مل کر منعقد کرتی ہے۔و

ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام اردو اسکول شولا پور میں نظیر منشی توصیفی کمیٹی کا شاندار استقبال

شولاپور: 8 فروری (محمد مسلم کبیر) نظیر منشی توصیفی کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد خوشخطی، ڈرائنگ مقابلے میں ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام اردو اسکول شولاپور کے طلبہ و طالبات نے شرکت کی اس مقابلے کا انعقاد توصیفی کمیٹی کے اراکین کی موجودگی میں عمل میں آیا۔نظیر منشی توصیفی کمیٹی کے اراکین کا شاندار استقبال کیا گیا۔اس موقع پر "شہر شولاپور کا سرسید" جناب نظیر منشی، قاصد کے روح رواں جناب ایوب نلامندو، کوکن میں اردو کی آواز جناب عبدالمنان شیخ، مہاراشٹر میں اپنی منفرد پہچان بنانے والے ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار موجود تھے۔صدر مدرس جناب اشفاق احمد ساتکھیڑسر نے تمام مہمانان کی گل پوشی کئے اور مقابلے کی اہمیت وغرض و غائیت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار نے اسکول کے معیار پر اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ شاید ہی شولاپور کا یہ پہلا اسکول ہے جو ہر لحاظ سے معیاری ہے جو مبارک باد کا حقدار ہے۔ جناب عبدالمنان شیخ نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کا ڈرامہ دیکھا ملبے میں تعلیم میں اتنا متاثر ہوا کہ اب میرے جسم پر رونگٹے کھڑے ہورہے ہیں آپ انعام نہیں ملا لیکن شولاپور کی عوام کی نظروں میں آپ نے اول مقام حاصل کرلیا۔ جناب ایوب نلامندو نے کہا کہ اس اسکول نے محبوب تامبولی سر کی سرپرستی اور قیادت میں جو ترقی حاصل کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ جناب نظیر منشی نے کہا کہ آپ اسکول ہر میدان میں کامیابی کے جھنڈے بلند کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسکول بڑے کیوں نہ ہو ان سے مقابلہ صرف محنت اور لگن سے کیا جاسکتا ہے۔ جناب محبوب تامبولی سر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ انہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس مقابلے کو کامیاب بنانے میں رضوانہ قاضی آپا، عرفاں پٹھان سر، امرین فراش آپا، سمیرا شلیدار آپا اور رضوانہ مکاندار آپا نے اپنے خدمات پیش کئے۔

ریلائنس جیولز نے ویلنٹائن ڈے۔2024 سے قبل اپنی نئی کلیکشن لانچ کی

ممبئی، 8 فروری، 2024۔ ویلنٹائن ڈے کے موقع پر، ریلائنس جیولز، جو کہ ہندوستان میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والے اور قابل اعتماد جیولری برانڈز میں سے ایک ہے، ایک خاص مجموعہ لے کر آیا ہے۔ اس موقع کو دنیا بھر میں محبت کے جشن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے کی حقیقی روح کو مناتے ہوئے، ریلائنس جیولز نے ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے شاندار طریقے سے تیار کردہ انگوٹھیوں، جوڑے بینڈز اور 14 قیراط پیلے سونے، گلابی سونے اور ہیروں سے بنے پینڈنٹ کا ایک خصوصی مجموعہ متعارف کرایا ہے جو روزمرہ کے پہننے کے لیے بہترین ہیں۔ اس مجموعہ میں ریلائنس جیولز کے خصوصی ڈیزائن اسٹائلز روزمرہ کی شکل کو بڑھانے کے لیے طرز اور سکون کی مثال دیتے ہیں۔ اس مجموعے کو سوچ سمجھ کر تیار کیا گیا ہے تاکہ وہ چمک اور خوبصورتی کے جذبے کو قبول کر سکے جو ایک عورت رشتوں میں لاتی ہے، اس طرح زندگی کے متنوع سفر میں خواتین کی لچک کا احترام کرتی ہے۔ بولڈ سے لے کر نفیس اور پیچیدہ طریقے سے ڈیزائن کیے گئے ٹکڑوں تک، یہ اس طاقت کی عکاسی کرتا ہے جو خواتین آپ کے ساتھی کے مضبوط ہونے کے بارے میں ایک نئے تناظر کے ساتھ تعلقات میں لا سکتی ہیں۔ یہ مجموعہ ریلائنس جیولز کی تازہ ترین مہم MyStrongerHalf# کے مطابق ہے، جوان لمحات کا جشن مناتی ہے جب خواتین زندگی کے تمام اتار چڑھاو کے دوران مردوں کی حوصلہ افزائی اور مدد کرنے کے لیے موجود ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے ہمیشہ سے سچی محبت کے جذبات کی علامت رہا ہے۔ یہ ایک جوڑے کی طرف سے مشترکہ بانڈ، ایک دوسرے کے لئے ان کی محبت اور تعریف کی علامت ہے۔ ریلائنس جیولز اس مجموعے کو ایک ایسی عورت کی طاقت اور کامیابیوں کی نمائندگی کرنے کے لیے پیش کرتا ہے جو آج کی دنیا میں بہت سے کرداروں کو انتہائی احسن طریقے سے نبھاتی ہے۔ ریلائنس جیولز گاہکوں کو آن لائن اور منتخب اسٹورز میں خوبصورت مجموعہ دیکھنے کی دعوت دیتا ہے۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار ، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

’’میں ناندیڑ سے چھاؤں‘ لے کر جارہاہوں‘‘: ونود راپتوار

مائنارٹیز میڈیا اسوسی ایشن کی جانب سے ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر کی وداعی تقریب

ناندیڑ:۸رفروری۔’’ناندیڑ میں میں نے بہت کچھ سیکھا ہے بہت سارے تجربات حاصل کئے ہیں‘میں ناندیڑ سے چھاؤں لے کر جارہاہوں اورناگپور کی گرمی میں یہ چھاؤں میرے کام آئے گی‘‘۔ ان خیالات کا اظہار ناندیڑ ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر جناب ونود راپتوار نے کیا۔‘‘ وہ اپنی وداعیہ تقریب سے مخاطب تھے۔ناندیڑ ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفس کے آفیسر مسٹرونودراپتوار کا حال ہی میں ناگپور تبادلہ عمل میں آیاہے۔اس ضمن میں مائناریٹی میڈیا اسوسی ایشن کی جانب سے جمعرات کی شام اُردو گھر ناندیڑ میں وداعی تقریب منعقد کی گئی تھی۔اس تقریب کی صدارت سینئر صحافی جناب انیکیت کلکرنی نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے روزنامہ تہلکہ ٹائمز کے مدیراعلیٰ جناب محمد طاہر سوداگر اورتقریب کے کنونیز جناب الطاف ثانی (صدر مائناریٹی میڈیا اسوسی ایشن)موجود تھے۔کنونیر تقریب جناب الطاف احمد ثانی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جناب راپتوار نے صحافیوں بالخصوص اُردو صحافیوں کی ہر موڑ پر رہنمائی ورہبری کی ہے وہ ہر کسی کو خوش رکھنے کا فن جانتے ہیں وہ قطار کے آخری شخص کو بھی اتنی ہی توجہ دیتے ہیں جتنی کہ قطار کے پہلی صف کے شخص کو دی جاتی ہے۔جناب الطاف ثانی نے انکے درخشاں ،تابناک وروشن مستقبل کیلئے نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ ناندیڑ کے اُردو صحافیوں بالخصوص مائناریٹی میڈیا اسوسی ایشن سے آپ کا اٹوٹ رشتہ قائم رہے گا۔ جناب انیکیت کلکرنی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ضلع انفارمیشن آفیسر مسٹرراپتورانتہائی سادہ مزاج ہیں اوران میں سادگی پائی جاتی ہے اسی کے ساتھ ان میں علم کا خزانہ بھی چھپا ہواہے۔انہوں نے اپنے دورخدمات میں اُردو اور اقلیتوں پر خاص توجہ دی ہے۔قبل ازیں صحافیوں کی جانب سے جناب ونود راپتوار کی بکثرت گلپوشی کی گئی۔بعدازیں جناب منتجب الدین (مدیر ناندیڑ ٹائمز)، جناب حکیم خان عامر(مدیر پربھاؤ)،جناب محمد صادق (مدیر کامل یقین)، ایڈوکیٹ محمد شاہد (نمائندہ ممبئی اُردو نیوز)، جناب ناصر ثانی (تحریک نیوز)،جناب حیدر علی (ایم سی این اُردو نیوز) نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر راپتور کو مستقبل کیلئے نیک خواہشات پیش کیں۔اس تقریب میں ناندیڑ ڈائری کے مدیر اعلیٰ محمد یوسف،تقی شاداب (ایڈیٹر ورق تازہ)،گلشن عفان ٹائمز کے سدی ریان ،لیکچرار حبیب مسعود،ٹیچر محمد مظفر الدین،رہبر اخبار کے پیارِ محمد،ناندیڑ اُردو نیوز کے عقیل مرزا،عمران خان ، NCN کے فیروز خان ، سلام سلفی ، MH26live کے محمد افروز،چوتھا ستون کے محمد عمران ، نافع ، شیخ عارف سر، ایشاء ایکسپریس کے حامد اظہر کے علاوہ تقریب میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے مدیر،نمائندے موجود تھے۔آخر میں جناب الطاف ثانی کے اظہار تشکر پر یہ وداعیہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

الیکشن کمیشن کے فیصلے کے خلاف

این سی پی شرد پوار کا احتجاج

ناندیڑ:8رفروری (ورق تازہ نیوز) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد چندر پوار گروپ کی جانب سے آج چھتر پتی شیواجی مہاراج کے مجسمے کے سامنے شرد پوار کی حمایت میں،اورشرد چندر پوار کے خلاف الیکشن کمیشن کے انتہائی متعصّبانہ فیصلے کے خلاف احتجاج کیا گیا۔الیکشن کمیشن اور بی جے پی کے خلاف نعرے لگائے گئے۔سابق وزیر تعلیم کمل کشور کدم نے ای ڈی اور دیگر اداروں پر بی جے پی کی کٹھ پتلی بننے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ شرد پوار کی پارٹی کے خلاف الیکشن کمیشن کا فیصلہ اخلاقیات کے خلاف ہے، اور الیکشن کمیشن نے منحرف لوگوں کو پارٹی دی۔نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد چندر پوار کے تناظر میں الیکشن کمیشن کے فیصلے کو لے کرعوام میں کافی بے اطمینانی ہے۔اس فیصلے کے جواب میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد پوار نے الیکشن کمیشن کے فیصلے کے خلاف عوامی احتجاج منظم کیا۔اس احتجاج میں ڈاکٹر سنیل کدم‘ہری ہر راو بھوسی کر‘ بھگوان راو پاٹل آلے گاونکر‘ کلپنا تائی ڈونگریکر کے علاوہ دیگر عہدیداران موجود تھے۔

ناندیڑ میں گئو ہتیا قانون پر سختی سے عمل آوری نہ ہونے پر

15رفروری سے ہڑتال کرنے ہندو تنظیموں کا کا انتباہ

ناندیڑ:8رفروری (ورق تازہ نیوز)ضلع کے ہر تعلقہ کے ساتھ ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں بڑے پیمانے پر مویشیوں کا ذبیحہ جاری ہے۔ انتظامیہ کی ہدایات کے مطابق اطلاع دینے کے بعد بھی پولیس انتظامیہ کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ جبکہ کچھ ویکنوں کے ذریعہ آج بھی مویشیوں کو منتقل کیا جاتا ہے۔ مہاراشٹرا اینیمل پروٹیکشن ایکٹ 1995 (ترمیم شدہ) ہماری ریاست مہاراشٹر میں 04 مارچ 2015 سے نافذ کیا گیا ہے۔مذکورہ قانون کے مطابق گائے، بیل اور دیگر زرعی اور افزائش نسل کے جانوروں کو ذبح کرنا ممنوع ہے۔جانوروں پر ظلم کرنا جانوروں پر ظلم ایکٹ اور موٹروہیکل ایکٹ 125 ،تعزیرات ہند کے تحت ممنوع ہے۔اور پولیس انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ ڈائرکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے جانوروں کے آپریشن کے دوران لیے جانے والے ایکشن پلان پر گائیڈ لائنز (SOPs) پر بھی عمل درآمد کرے۔اس ضمن میں آج ضلع انتظامیہ کو گئو رکشک کمیٹی نے میمورنڈم دیاہے۔ جس میں مذکورہ مطالبات کئے ہیں۔میمورنڈم میں یہ بھی کہا گیاہے کہ ہم پولیس انتظامیہ کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں اس لیے پولیس انتظامیہ ہمارے ساتھ تعاون کرے۔ انتظامیہ مندرجہ بالا مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے اور غیر قانونی مذبح خانوں کا سراغ لگا کرتباہ کیا جائے، گئو رکشکوں پر عائد جھوٹے مقدمات واپس لیے جائیں، غیر ضروری نوٹسز کا اجراء بند کیا جائے۔اگر یہ مطالبات تسلیم نہیں کیے گئے تو ہم 15 فروری 2024 کو کلکٹریٹ ناندیڑ کے سامنے زنجیری بھوک ہڑتال کریں گے۔اس طرح کا اشارہ راجیش جی جین - صوبہ گائے کے تحفظ کے سربراہ، وشو ہندو پریشد، کرن سبھاش بیچوار، ناندیڑ ڈویژن کے گائے کے تحفظ کے سربراہ، وشو ہندو پریشد دیوگیری صوبہ‘ جگدیش جی ہاکے، ششی کانت پاٹل، ڈویژنل جوائنٹ منسٹر، گجانن پنچال، بجرنگ دل کے صوبائی کوآرڈینیٹر نے اشارہ دیاہے۔

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر ٹیکنیکل یونیورسٹی کے

10ہزار طلباء کو ملے گا انصاف: اتل لونڈھے

ممبئی:رائے گڑھ ضلع میں واقع ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر ٹیکنیکل یونیورسٹی کی بدانتظامی کی وجہ سے ہزاروں طلباء کے مستقبل پر مایوسی کے بادل منڈلا رہے تھے۔ کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے وہ 8 سے 12 فروری کے درمیان دوبارہ امتحان کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔دوبارہ امتحان کے نتائج 13 فروری کے بعد اگلے 7 دنوں میں

دوبارہ امتحان کے نام پر طلباء ے سے پیسے مانگے جا رہے تھے۔ کانگریس پارٹی نے طلباء ے کے ساتھ مل کر یونیورسٹی کی بدانتظامی کے خلاف احتجاج کیا، جس کے بعد وائس چانسلر نے یقین دلایا ہے کہ جن طلبہ کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے اس کی تحقیق کی جائے گی اور 7 دن کے اندر نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا اور پانچویں سمسٹر کا امتحان لیا جائے گا۔اس فیصلے کے بعد یونیورسٹی کے 10 ہزار طلبہ کو انصاف ملے گا۔ یہ اطلاع مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے چیف ترجمان اتل لونڈھے نے دی ہے۔اتل لونڈھے نے بتایا کہ ’’میں طلباء ے کے ساتھ ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر ٹیکنیکل یونیورسٹی،لونیر، رائے گڑھ گیا اور وائس چانسلر سے ملاقات کرتے ہوئے امتحان میں ہونے والی بے ضابطگیوں اور نتائج کی غلطیوں کو دور کرنے کے بارے میں بات کی۔اس موقع پر رائے گڑھ ضلع کے سرپرست وزیر ادے سامنت اور ایم ایل اے بھرت گوگاوالے بھی موجود تھے۔جو طلبہ یہ محسوس کررہے تھے کہ ان یعنی 20 فروری تک ا؟ ئیں گے۔ دوبارہ امتحان پاس کرنے والے طلباء کو پانچویں سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے کا موقع ملے گا۔وائس چانسلر نے یقین دہانی کرائی ہے کہ یونیورسٹی کے 10 ہزار طلبہ کے تمام مسائل حل کیے جائیں گے۔ریاستی کانگریس کے ترجمان اتل لونڈھے نے کہا کہ اب طلبہ کو انصاف ملنے کی امید ہے اور اگر انصاف نہیں ملا تو وہ طلبہ کے ساتھ دوبارہ احتجاج کریں گے۔

ٹی سی گم گئی

میری محمد کلیم ولد محمد یوسف کی نہم جماعت پاس کی مدینۃ العلوم ہائی اسکول ناندیڑ کی ٹی سی ناندیڑ سے ہنگولی سفر کے دوران کہیں گم گئی ہے۔اگر کسی کو ملے تو ذیل کے پتہ پر لے آئیں۔

محمد کلیم ولد محمد یوسف
ملت نگر ناندیڑ

مفتی سبیل احمد صاحب قاسمی کی دارالعلوم محمدیہ حمایت نگر آمد

طلباء دارالعلوم، مہمانان رسول ہوتے ہیں،ان کے پیر کے نیچے فرشتے پر بچھاتے ہیں

ناندیڑ:(پریس ریلز) ۷ فروری مطابق ۲۶/ رجب ۱۴۴۵ بروز بدھ دارالعلوم محمدیہ حمایت نگر میں تمل ناڈو کے میل وشارم سے تعلق رکھنے والے مشہور عالمِ دین مفتی سبیل احمد صاحب قاسمی (مہتمم مدرسہ رفیق العلوم و ریاستی صدر جمعیۃ علماء)،مہتمم دارالعلوم محمدیہ حضرت مولانا مظہر الحق صاحب کامل قاسمی کے ساتھ تشریف لائے۔صبح 10 بجے مسجد رحمٰن میں ایک اصلاحی مجلس منعقد کی گئی۔تلاوت و نعت خود مفتی صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں خود اپنا تعارف کرایا اور فرمایا کہ وہ مالدار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اسی وجہ سے جب دینی تعلیم کے لئے مدرسہ جانے کا عندیہ ظاہر کیا تو والد صاحب نے مخالفت کی لیکن بمشکل والدہ کی سفارش کے بعد ۲ سال علم دین حاصل کرنے کی اجازت مل گئی۔اورالحمدللہ ایک سال میں حفظ قرآن کریم کی دولت سے مالامال ہوئے۔دوسرے سال فارسی اور عربی اول کی کتابیں علاقے کے مدرسہ میں پڑھیں اور تیسرے سال دارالعلوم دیوبند پہنچ گئے۔اورعربی دوم سے دورہ اورافتاء تک وہیں تعلیم حاصل کی اورحضرت شیخ مفتی محمودالحسن صاحب رحمہ اللہ کی آغوش تربیت میں رہے۔اورشیخ کے دم آخر تک انہیں سے روحانی تعلق قائم رہا،اورانہیں کے خلیفہ ومجاز ہوئے۔ایک مرتبہ کا واقعہ ذکر فرمایا کہ حضرت شیخ مفتی محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ تعالی کی معیت میں جوہانسبرگ ساوتھ افریقہ گئے اور وہاں کچھ حفاظ کے ساتھ ایک مسجد کے تہہ خانے میں ایک رکعت میں پورا قرآن مجید سنایا۔اس کے بعد ایسے مواقع بہت سے آئے ریاض الجنہ میں بھی اس طرح قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ہر رمضان میں یہ معمول بن گیا۔مفتی صاحب نے طلباء دارالعلوم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ مہمانان رسول ہو،تمہارے پیر کے نیچے فرشتے پر بچھاتے ہیں۔نیز طلباء دارالعلوم اور محمدیہ کیریئر اکیڈمی کے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں کے قیام کو غنیمت سمجھیں،قوم کی،انسانیت اور ملک کی حفاظت کریں۔حدیث بیان کی "خیر الناس من ینفع الناس" "لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔حمایت نگر میں زبیدہ گرلز اسکول اور کالج کے کیمپس کو دیکھ کر فرمایا؛ کرناٹک میں حجاب پر پابندی کے بعد "حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہ" نے فرمایا تھا کہ اس واقعہ کا سبق یہ ہیکہ ہمیں ہر تعلقہ میں ایک لڑکیوں کا اسکول (کیمپس) قائم کرنا چاہیے۔جس میں مسلم لڑکیاں حجاب کے ساتھ آئے اور غیر مسلم لڑکیاں سندور اور بھگوے کپڑے پہن کر آئے تب بھی ہم ان کا استقبال کریں۔نیز حضرت نے فرمایا کہ اللہ والوں سے تعلق طلباء و علماء کی ایک الگ ضرورت ہے،صفات تقوی اور نفس کی پاکیزگی کے لیے شیخ کی تربیت ایک لازمی کام ہے۔ڈاکٹر کے پاس مریض مرض بتا کر دوالیتا ہے ایسے ہی بزرگوں کو اپنے احوال سنا کر اصلاح کروانی چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی محبت اوررسول خدا کی محبت میں ترقی اور کیفیت احسان پیدا کرنے کے لیے،صاحب نسبت بزرگوں سے تعلق اوران کی اجازت سے ذکر کرنا چاہیے۔مولانا انیس خان صاحب کا معمول ذکر کیا کہ وہ ایک دن میں ایک لاکھ مرتبہ اسم ذات "لفظ اللہ" کا ذکر کیا کرتے تھے۔مجلس کے اخیر میں (ایک تسبیح لاالہ الا اللہ اوردو تسبیح اللہ اللہ کی) ذکر جہری کیا گیا۔

آندھراپردیش میں ٹی ڈی پی اور بی جے پی میں مفاہمت کا امکان

نئی دہلی: آندھراپردیش میں اسمبلی اورلوک سبھا کے ایک ساتھ منعقدشدنی انتخابات میں دونوں پارٹیوں کے درمیان انتخابی مفاہمت کے اشاروں کے درمیان تلگودیشم پارٹی کے سربراہ این چندرابابونائیڈو نے دہلی میں چہارشنبہ کی شب مرکزی وزیرداخلہ امیت شاہ اور بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا سے ملاقات کی۔نائیڈو نے شاہ سے وزیرداخلہ کی رہائش گاہ پرملاقات کی۔ ذرائع کے مطابق اس موقع پر نڈا بھی موجود تھے۔ اگر چندرابابونائیڈو‘ بی جے پی کی زیرقیادت این ڈی اے میں واپس ا؟تے ہیں تو وہ جنتادل(یو) وبہار کے چیف منسٹر نتیش کمار کے بعد دوسرے بڑے علاقائی قائد ہوں گے۔نتیش کمار نے گزشتہ ماہ‘ اپوزیشن سے ناطہ توڑ کر دوبارہ این ڈی اے کا حصہ بن گئے تھے۔ ذرائع نے بتایا کہ ٹی ڈی پی کے صدر وسابق چیف منسٹرا؟ندھراپردیش بی جے پی سے مفاہمت کیلئے دلچسپی رکھتے ہیں۔حکمراں جماعت کے ایک گوشہ کا ماننا ہے کہ بابو کے ساتھ اتحاد سے اے پی میں جہاں وائی ایس ا؟رسی پی پارٹی برسراقتدار ہے‘این ڈی اے کو فائدہ ہوگا۔ وزیراعظم نریندرمودی نے حالیہ دنوں پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجوزہ الیکشن میں ان کی پارٹی‘370 نشستیں حاصل کرے گی اوراین ڈی اے کو جملہ 400 سے زائد نشستیں ملیں گی۔

کیا کانگریس آپ کا وزیراعظم بننا برداشت کرے گی؟

دیوے گوڑا کا کھرگے سے سوال

نئی دہلی: سابق وزیراعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا نے کانگریس کے ہائی کمان کلچر پرطنز کرتے ہوئے اس کے صدر ملکارجن کھرگے سے سوال کیا کہ کیا پارٹی ان کے ملک کے وزیراعظم بننے کو برداشت کرے گی۔راجیہ سبھا سے سبکدوش ہونے والے ارکان کی وداعی تقریب میں شرکت کرتے ہوئے جے ڈی ایس کے لیڈر دیوے گوڑا نے کھرگے کے ریمارک پر اعتراض کیا کہ اپنی زندگی کے ا؟خری دور میں انہوں نے اپنا سیاسی راستہ تبدیل کرلیا۔دیوے گوڑا نے کہا کہ بی جے پی کو ان کی حمایت اپنی پارٹی (جے ڈی ایس) کو بعض کانگریسیوں سے بچانے کے لیے تھی جو اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔‘‘ کھرگے کی ایمانداری اوران کے سیاسی کیریئر کے دوران ان کی حمایت کا اعتراف کرتے ہوئے سابق وزیراعظم نے 2019ء ے میں ان کے لڑکے کماراسوامی کی قیادت میں کانگریس ۔ جے ڈی ایس حکومت کے زوال کے لیے بعض کانگریس قائدین کو ذمہ دار ٹھہرایا۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے اس مشورہ کے باوجود ان کے لڑکے کو نہیں بلکہ کھرگے کو کرناٹک کا چیف منسٹر بننا چاہیے،کانگریس ہائی کمان نے کماراسوامی کو چیف منسٹر بنانے پراصرار کیا۔انہوں نے کہا کہ اندرون 13 ماہ انہیں (کماراسوامی کو) کس نے ہٹایا؟ وہ کھرگے نہیں بلکہ کانگریس قائدین تھے۔‘‘ دیوے گوڑا نے یہ بھی کہا کہ کھرگے صاحب! کیا ا؟پ اس ملک کا وزیراعظم بننا چاہتے ہیں؟ کیا کانگریس اسے برداشت کرے گی؟ مہربانی کرکے مجھے بتایئے کیوں کہ میں کانگریس کو جانتا ہوں۔‘‘ کھرگے کو صاف ستھری شبیہہ کا حامل شخص قرار دیتے ہوئے جنہوں نے تقریباً30-45 سال سے کام کیا،انہوں نے کہا کہ مگر اس وقت کیا ہواجب کسی نے وزیراعظم کے لیےان کا نام پیش کیا۔ان کے اپنے دوستوں نے اس کی مخالفت کی۔‘‘ دیوے گوڑا نے کہا کہ اپنی پوری زندگی میں انہوں نے سیاسی مفاد کے لیے کبھی پارٹی نہیں بدلی۔‘‘انہوں نے کہا کہ میں اپنی پارٹی بچانا چاہتا ہوں کیوں کہ بعض کانگریسی پارٹی کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور بی جے پی کی حمایت کے فیصلے کی یہی وجہ ہے۔کھرگے کی طرف پلٹ کر انہوں نے کہا کہ یہ شخصی فائدہ کے لیے نہیں تھا۔وزیراعظم نریندرمودی کی جانب سے دکھائی گئی محبت واحد چیز ہے،جس کا فائدہ مجھے موجودہ وزیراعظم سے ہوا۔‘‘

PRODUCT LIFE CYCLE MANAGEMENT (PLM)

APEXEN
Your Training Partner

ONLINE & OFFLINE LEARNING
DURATION 20-24 WEEKS

WEEKEND BATCH
A specialized course in Product Life Cycle Management

Job Oriented Course Training

- Practice Lab
- Mock Interview Preparation
- Soft Skills Preparation
- Placement Assistance
- Project Training
- Free Career Guidance

Pre-Requisite
Graduate with Mechanical, Production, Computer Science Engineering Graduates or B.Sc. in Computer Science

Starting From :
February
2024

Other Courses :
- C. C++ ◆ Java
- Python ◆ SQL ◆ R Language
- Structure Design and Analysis
- BIM (Building Information Management)

JOIN US TODAY!

APEXEN, Mohsin Colony, Behind Akber Function Hall, NANDED - 431604. (M.S.)

www.apexentech.com
Email: admin@apexentech.com
+91-72769 39255

Registered With Ministry of Minority affairs
(Hajj Division) Govt.Of India

IATA Certified

HAJJ 2024 مسنون حج وعمرہ UMRAH 2024

Her Mode Per Bharose Ka Safar

Rs.95000/-
18 February 20 Days Umrah

Full Month Ramzan Umrah
Rs.185000/-

Contact For More Details
99 22 22 42 51

Booking Open

○Direct Flight ○Mumbai To Jedha/ Jedha to Mumbai ○3 Times food & Tea
○Hotel Makkha & Madina At Waking Distance ○Makkha & Madina Ziyarate
○5 Umrah with Group ○Free Umrah Kit ○Free Laundry

Booking Head Office Aurangabad :
rabita حج عمرہ ٹورز
HAJJ UMRAH TOURS
Rabita Tower,Lotakaranja Road,Aurangabad
M.No.9420 567 888 (Abdul Majid Sahab)

Booking Branch Office Nanded :
SHARP COMPUTER
Hyder Bagh No.1,Degloor Naka
Near Hyder Function Hall,Nanded
M.No.9922224251(Rafiq Sir)

M. 9923951742,

فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر

شیخ عبدالستار

نزد شیواجی پتلا،
منڈھائی مسجد کے روبرو،
چوپالا،ناندیڑ۔

ہمارے پاس ڈاکٹرس،انجینئرس،ٹیچرس،تاجر،اورسماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔

مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔

ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

پرنٹر‘پبلیشر ‘پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس‘اسماعیل مارکیٹ‘چوک بازار ناندیڑ431604سے طبع کرکے 229-6-4 ‘بڑی درگاہ‘ گاڑی پورہ ناندیڑ431604سے شائع کیا۔ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔